www.ircpk.com

ایک فکر انگیز تحریر

کیا علماء دیوبند اہل سنت ہیں!!!

اعداد:

قسم الترجمة بالمكتب

أردو

٧

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالسلي
ص.ب. ١٤١٩ الرياض ١١٤٣١ هاتف ٢٤١٤٤٨٨ - ٢٤١٠٦١٥ ناسوخ ٢٤١١٧٣٣

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ کا اس امت پر سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اس نے دین مکمل کر دیا۔ اب کسی دوسرے دین یا نبی کی ضرورت نہیں رہی۔ اسی لئے آپ ﷺ خاتم الانبیاء ہیں، فرمایا:

﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا﴾ (المائدہ: ۳)

"آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے، تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ہے اور اسلام کو تمہارے لئے بطور دین پسند کیا ہے"۔

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑ چلا ہوں، ان کو جب تک پکڑے رکھو گے گمراہ نہ ہونے پاؤ گے۔ ایک اللہ کی کتاب دوسری اس کے رسول ﷺ کی سنت!

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ⓒ المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالسي، ١٤٢١هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالسلي

هل علماء الفرقة الديوبندية اهل السنة والجماعة؟ . _ الرياض.

... ص ، .. سم

ردمك: X-١-٩٢٨١-٩٩٦٠

(النص باللغة الاوردية)

١- الطرق الصوفية ٢-الفرق الإسلامية أ- العنوان

ديوي ٢٦٠ ٢١/١٧٠٧

رقم الإيداع: ٢١/١٧٠٧

ردمك: X-١-٩٢٨١-٩٩٦٠

مترجم: سيد توصيف الرحمن راشد

حقوق الطباعة محفوظة

الطباعة الأولى

١٤٢١ هـ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ایک فکر انگیز تحریر

کیا علماء دیوبند

اہل سنت ہیں!!!

اعداد:

قسم الترجمة بالمكتب

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

(مؤطا مالک)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے یہی دو چیزیں سیکھیں۔ قرآن مجید کے الفاظ سیکھے اور اس کا مفہوم سمجھا۔ الفاظ قرآن اور اس کے متنوع لہجات یاد کرنے والے تو خاص خاص تھے جبکہ قرآن کے معانی کا علم عام و خاص سب نے حاصل کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے زیادہ قرآن حکیم کا علم جاننے والا اور سنت کو سمجھنے والا کوئی اور نہیں ہے کیونکہ ان کے پاس کتاب و سنت کے علاوہ کوئی ایسا کلام نہ تھا جس کو پڑھتے اور تفقہ حاصل کرتے۔ ان کے پاس دو ہی باتیں تھیں ایک یہ کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے کیا کہا ہے اور دوسری یہ کہ اس کا مطلب کیا ہے۔ انہوں نے یہ دین براہ راست اللہ کے نبی ﷺ سے حاصل کیا۔

انہیں اسناد، راویوں کے حالات، سند کی کمزوریوں اور جرح و

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

تعدیل میں جانے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ اس لئے کہ نبی کریم ﷺ کی شخصیت بطور سند اُن کے درمیان موجود تھی۔ انہوں نے نزول قرآن، اسباب نزول اور تفسیر قرآن کا براہ راست مشاہدہ کیا۔ اپنے کانوں سے احادیثِ رسول ﷺ سنی۔ آپ ﷺ کے حالات اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ آپ ﷺ کی دعوت کو اپنے دلوں میں محسوس کیا۔ اسی لئے صحابہ رضی اللہ علیہم اجمعین کے بعد میں آنے والے مسلمان صحابہ رضی اللہ عنہم جیسا فہم حاصل نہیں کر سکتے۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

یہ اُمت ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی اور ایک کے سواء سب دوزخ میں جائیں گے اور وہ ایک (نجات پانے والی) جماعت وہ ہو گی جو اس راستہ پر چلے گی۔ جس پر آج میں اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں۔ (ابو داؤد، ترمذی)

معلوم ہوا کہ نجات پانے والی جماعت کا خاص اصول اللہ کی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کتاب، اس کے رسول ﷺ کی سنت اور طریق صحابہ رضی اللہ عنہم ہے۔ یہ اصول انہیں دوسرے گمراہ فرقوں سے متمیز کرتا ہے۔

پھر تابعین رحمہم اللہ ان صحابہ رضی اللہ عنہم کے بہترین جانشین ثابت ہوئے۔ انہوں نے اپنے بعد آنے والے تبع تابعین رحمہم اللہ اور آئمہ حدیث رحمہم اللہ تک یہ دین بخوبی پہنچایا۔ جب فرقہ بندی شروع ہوئی تو فرمانِ رسول ﷺ کے مطابق ایک جماعت نبی رحمت ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے طریق پر جمع رہی۔ انہوں نے اللہ کی رسی کو تھام کر اللہ کے اس فرمان پر عمل کیا۔

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾

"اور اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے تھام لو اور فرقے فرقے نہ بنو۔" (آل عمران : ۱۰۳)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

جنہوں نے اللہ کی رسی (کتاب اللہ اور سنتِ رسول) کو تھاما انہیں اہل سنت والجماعت، اہل حدیث، سلفی اور طائفہ منصورہ کہا گیا۔ یہ نام کسی فرقہ کے نہیں ہیں۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ "مذہب اہل سنت قدیم مذہب ہے جو اس وقت بھی موجود تھا جب صحابہ جنہوں نے اسے نبی رحمت ﷺ سے لیا تھا۔" (منہاج السنہ)

جب بدعات نے جنم لیا تو علماء اہلِ سنت نے محسوس کیا کہ رسولِ اکرم ﷺ کے بارے میں دروغ گوئی شروع ہو چکی ہے تو انہوں نے احادیث کی اسانید اور رجال کی چھان پھٹک شروع کی۔ اِبن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ لوگ اسانید کے بارے میں باز پرس نہیں کیا کرتے تھے جب فتنے وقوع پذیر ہوئے تو یہ پوچھا جانے لگا کہ اس روایت کے رواۃ کون ہیں۔ اگر رواۃ اہل سنت ہوتے تو روایت قبول کر لی جاتی اور اگر راوی اہلِ بدعت

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہوتے تو قبول نہ کی جاتی۔ (مقدمہ مسلم)

جب اسانید اور رجال کے بارے میں چھان پھٹک شروع ہوئی تو جن علماء اہل سنت نے علم حدیث کا اہتمام کیا وہ اہل حدیث، اصحاب الحدیث اور اہل علم کہلوائے۔

اہل سنت والجماعت کا منہج:

ا۔ اہل سنت کے عقائد، تصورات، عبادات اور معاملات کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے کیونکہ اللہ کے کلام سے اوپر کسی کا کلام نہیں اور رسول ﷺ کے طریقے سے اوپر کسی کا طریقہ نہیں ہے۔

۲۔ اہل سنت کے ہاں محمد رسول اللہ ﷺ کے سوا کوئی شخص بھی معصوم نہیں۔ آئمہ بھی معصوم نہیں ہیں۔ اسی لئے اصل پیشواء محمد عربی ﷺ کے سواء کوئی نہیں۔ آپ کے سواء ہر کسی کی بات لی اور رد کی جاسکتی ہے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

۳۔ اہلِ سنت کے ہاں دین کے علم میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم سب سے بڑھ کر ہیں چنانچہ ان کے اجماع کی مخالفت جائز نہیں۔ ان کے بعد میں آنے والے اس کے پابند ہیں۔ جن امور میں انہوں نے اجتہادی اختلاف کیا تو بھی حق ان کے اقوال ہی میں ہے۔

۴۔ اہل سنت کسی قول یا اجتہاد کو قرآن و سنت اور اجماع پر پیش کرنے سے پہلے قبول نہیں کرتے، چاہے وہ کسی کا بھی ہو۔

۵۔ اہل سنت کسی رائے، عقل، وجدان، کشف یا ذوق کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی بات پر ترجیح نہیں دیتے۔

۶۔ اہل سنت عقائد کے اہم اصولوں پر متفق ہیں۔ یہ اصول ان کے عقائد کی ترجمانی کرتے ہیں۔ جو شخص ان اصولوں سے اختلاف کرتا ہے وہ اہلِ سنت کے مخالف فرقوں میں چلا جاتا

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہے۔

۷۔ اہلِ سنت کے ہاں بعض ایسے امور بھی ہیں جن میں ایک سے زیادہ اجتہاد ہو سکتے ہیں ان میں سلف سے بھی اختلاف منقول ہے۔ ایسے مسائل میں اختلاف کرنے والوں کو گمراہ قرار نہیں دیا جاسکتا۔

اہلِ سنت کا منہج جاننے کے بعد یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ آج علمائے دیوبند اہل سنت ہونے کے زبردست دعوے دار ہیں مگر حقیقتاً طریق صحابہ سے ان کا تعلق نہ ہونے کی بنا پر وہ صرف زبردستی کے دعویدار ہیں۔

کسی گروہ کے عقائد اس گروہ کے علماء اور اکابرین طے کرتے ہیں۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ دیوبندی اکابرین کن عقائد کے حامل ہیں۔

جناب محمد یوسف بنوری صاحب لکھتے ہیں۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"اکابر دیوبند کا مسلک وہی ہے جو مجدد الف ثانی، شاہ ولی اللہ اور شاہ عبدالعزیز کا تھا......" "ایک طرف امام ابن تیمیہ کی جلالت علمی کا اعتراف کرتے ہیں اور دوسری طرف شیخ محی الدین ابن عربی کے کمالات کا اعتراف ہے۔ (مسلک علماء دیوبند)

خلیل احمد سہارنپوری اپنے مشائخ کا تعلق سلاسل صوفیہ میں نقشبندیہ، چشتیہ، قادریہ اور سہروردیہ سے بیان کرتے ہیں۔ (المہند علی المفند ص ۲۹)

۴۔ قاری طیب صاحب مسلک علمائے دیوبند کو شاہ ولی اللہ، قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، مجدد الف ثانی اور سید احمد بریلوی سے جوڑتے ہیں۔ (مسلک علمائے دیوبند)

اسی طرح اشرف علی تھانوی، انور شاہ کشمیری اور مولوی محمد زکریا صاحب کا بھی علماء دیوبند میں ایک خاص مقام ہے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

جب ان علمائے دیوبند کے عقائد کا صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین سے موازنہ کرتے ہیں تو بنیادی امور میں واضح فرق ظاہر ہوتا ہے۔

علمائے دیوبند کے چند عقائد کا قرآن وسنت کی روشنی میں جائزہ ملاحظہ فرمائیں۔

ماخذ دین:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِي مِنْ رُّسُلِهِ مَنْ يَّشَآءُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ﴾

''اور اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں میں سے جسے چاہتا ہے (غیب بذریعہ وحی بتانے کے لئے) منتخب کرلیتا ہے۔ پس تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔'' (آل عمران :۱۷۹)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

معلوم ہوا کہ ہم رسولوں سے آزاد ہو کر اللہ تعالیٰ کے احکامات نہیں جان سکتے۔جو شخص اللہ تعالیٰ سے براہ راست سننے کا دعویٰ کرتا ہے وہ اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے۔ارشاد ربانی ہے۔

﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا﴾

"اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو اللہ پر جھوٹ باندھے۔"(ہود :۱۸)

مگر علمائے دیوبند اس شخص کو اللہ کا ولی جانتے ہیں جو احادیث رسول ﷺ سننے سے انکار کرے اور براہ راست اللہ تعالیٰ سے سننے کا دعویٰ کرے۔

ملاحظہ فرمائیں۔

"ابدال میں سے ایک شخص نے خضر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ تم نے اپنے سے زیادہ مرتبہ والا بھی کوئی ولی دیکھا۔"

فرمانے لگے ہاں دیکھا ہے۔ میں ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

مسجد نبوی میں حاضر تھا۔ میں نے امام عبدالرزاق محدث کو دیکھا کہ وہ احادیث سنا رہے ہیں اور مجمع ان کے پاس احادیث سن رہا ہے۔ مسجد کے ایک کونے میں ایک جوان گھٹنوں پر سر رکھے علیحدہ بیٹھا ہے۔

میں نے اس جوان سے کہا کہ تم دیکھتے نہیں کہ مجمع حضور اقدس ﷺ کی حدیثیں سن رہا ہے۔ تم ان کے ساتھ شریک نہیں ہوتے۔ اس جوان نے نہ تو سر اٹھایا اور نہ ہی التفات کیا اور کہنے لگا اس جگہ وہ لوگ ہیں جو رزاق کے عبد (عبدالرزاق محدث) سے حدیثیں سنتے ہیں اور یہاں وہ ہیں جو خود رزاق (اللہ تعالیٰ) سے سنتے ہیں نہ کہ اس کے عبد سے۔ خضر نے فرمایا اگر تمہارا کہنا حق ہے تو بتاؤ کہ میں کون ہوں۔ اس نے سر اٹھایا اور کہنے لگا کہ اگر فراست صحیح ہے تو آپ خضر ہیں۔

خضر فرماتے ہیں اس سے میں نے جانا کہ اللہ کے بعض ولی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ایسے بھی ہیں جن کے علو مرتبہ کی وجہ سے میں ان کو نہیں پہچانتا۔ حق تعالیٰ ان سے راضی ہو اور ہم کو بھی ان سے نفع پہنچائے۔ آمین

(فضائل حج ص ۱۴۰، فیضی کتب خانہ لاہور)

بتایئے، کتاب اللہ، سنت رسول ﷺ اور اجماع سلف صالحین کے خاص الخاص اصول کی بجائے براہِ راست اللہ سے سننے کے دعویداروں کو اللہ کا ولی ماننے والے دیوبندی صوفیا اہلِ سنت کیسے ہو سکتے ہیں؟

یہ صحابہ کرام کی بجائے ابن عربی اور بایزید بسطامی کے پیروکار ہیں۔ بایزید بسطامی شریعت اسلامیہ کے ماخذ پر تنقید کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"تم نے اپنا علم فوت شدہ بزرگوں سے حاصل کیا ہے اور ہم نے اپنا علم اس ذات سے حاصل کیا ہے جو ہمیشہ سے زندہ ہے اور

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اس پر کبھی موت نہیں آئے گی۔ ہم کہتے ہیں میرے دل نے اپنے رب سے بیان کیا اور تم کہتے کہ فلاں نے مجھ سے حدیث بیان کی...... وہ کہاں ہے؟ جواب ملتا ہے مر گیا۔ پھر اس فلاں نے فلاں سے بیان کیا۔ وہ کہاں ہے؟ جواب ملتا ہے کہ مر گیا۔ (فتوحات مکیہ)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"انما العلم بالتعلم" (بخاری تعلیقاً)

علم پڑھنے پڑھانے سے حاصل ہوتا ہے مگر صوفیا دیوبند پڑھنے پڑھانے کی بجائے عین بیداری میں رسول اللہ ﷺ کی روح پر فتوح سے ملاقات کر کے احادیث سنتے ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب لکھتے ہیں۔

"اگر سچ پوچھتا ہے تو میں قرآن مجید کا بلاواسطہ ایسا ہی شاگرد ہوں جیسا کہ روح پر فتوح حضرت رسالت مآب ﷺ کا اویس

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہوں۔ (الفوز الکبیر مترجم مولوی رشید احمد انصاری ص ۱۶)

شاہ ولی اللہ صاحب نے در ثمین فی مبشرات النبی نامی کتاب لکھی جس میں چالیس احادیث جمع کیں جو ان کے والد شیخ عبد الرحیم نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھیں۔

صوفیاء دیوبند نے یہ دعویٰ کیا کہ ہمیں عین بیداری کی حالت میں غیبی معاملات کے حقائق منکشف ہوتے ہیں۔ انہوں نے اس کا نام مکاشفہ رکھا اور یہ دعویٰ کیا کہ مکاشفہ ہمیشہ سچا ہوتا ہے۔ تبلیغی جماعت کے سابق امیر مولوی محمد زکریا کے ذاتی روزنامچہ سے ان کے مرید محمد اقبال صاحب نے ۴۰ مکاشفات بہجۃ القلوب میں جمع کئے چند مکاشفات (یعنی بیداری میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ ۴-رجب ۱۳۹۸ھ ہجری بروز جمعہ حضور اکرم ﷺ نے عبدالحئ سے (مکاشفہ میں) فرمایا کہ زکریا کی خدمت کرتے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

رہو۔اس کی خدمت میری ہی خدمت ہے اور یہ بھی فرمایا کہ میں اکثر اس کے حجرہ میں جاتا رہتا ہوں۔

۱۰-صفر ۱۴۰۰ھ ہجری آج دوپہر حضور اقدس ﷺ مدرسہ علوم شرعیہ کے کمرے میں تشرف لائے۔(قیام گاہ حضرت شیخ) اور فرمایا کہ انہیں (شیخ کو) ظہر کی نماز پڑھانے آیا ہوں۔

۲۳-رجب ۱۴۰۰ ہجری بعد عشاء عزیز عبدالحفیظ نے صلوۃ وسلام کے بعد میری (حضرت شیخ) کی طرف سے حضور سے عرض کیا کہ حرمین کا رمضان چھوڑ کر پاکستان (فیصل آباد) اس لئے جا رہا ہوں کہ وہاں لوگوں کو اللہ اور اس کے حبیب کا نام لینا آجائے۔ اس کے لئے دعا فرمائیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا اس سے بڑھ کر کون سا کام ہو سکتا ہے۔ پھر فرمایا کہ حرمین کا ثواب تو انشاء اللہ کہیں گیا نہیں۔ پھر بہت دیر تک دعا فرماتے رہے اس کے بعد بہت وقار سے فرمایا کہ ہمیں تو فیصل آباد کا خود

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بھی اہتمام ہے۔ انشاء اللہ میں اپنے عصا سمیت وہاں موجو
رہوں گا۔ (بہجۃ القلوب)

قارئین کرام! وفاتِ رسول کے بعد کسی صحابی، تابعی اور امام
نے رسول اللہ ﷺ سے بیداری میں ملاقات کا دعویٰ نہیں
کیا۔ اس لئے یہ صوفیاء صحابہ اور سلف صالحین کے نقش قدم پر
نہیں ہے۔ اس لئے یہ اہلِ سنت والجماعت ہونے کے جھوٹے
دعویدار ہیں۔

وحدت الوجود:

مولوی محمد یار دربار محمدیہ گڑھی شریف محمد کو خدا اقرار دیتے
ہوئے لکھتے ہیں۔

گر محمد نے محمد کو خدا مان لیا
پھر تو سمجھو کہ مسلمان ہے دغا باز نہیں

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

گے اور رویۃ محمدیہ میں اللہ تعالیٰ کو دیکھو گے۔

اسی طرح شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے کلام میں اسی قسم کا مضمون موجود ہے۔ (انتباہ ص ۹۵)

انور شاہ کشمیری اپنی کتاب فیض الباری میں لکھتے ہیں کنت سمعہ الذی کے یہ معنی بیان کرنا کہ بندہ کے کان، آنکھ وغیرہ اعضاء حکم الٰہی کی نافرمانی نہیں کرتے حق الفاظ سے ناانصافی کرنا ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے قول (کنت سمعہ الذی) میں کنت صیغہ متکلم اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ متقرب بالنوافل یعنی بندے میں سوائے جسم و صورت کے کوئی چیز باقی ہی نہیں رہی اور اس میں صرف اللہ تعالیٰ ہی متصرف ہے اور یہی وہ معانی ہیں جن کو صوفیائے کرام فنا فی اللہ سے تعبیر کرتے ہیں ...... حدیث مذکور (فکنت سمعہ) میں وحدۃ الوجود کی طرف چمکتا ہوا اشارہ ہے اور ہمارے اکابر شاہ عبدالعزیز صاحب محدث

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

دہلوی کے زمانہ تک اس مسئلہ وحدۃ الوجود میں بڑے متشدد اور حریص تھے لیکن میں اس کا قائل تو ہوں لیکن متشدد نہیں ہوں۔ (فیض الباری جلد رابع ص ۴۲۸)

پھر کاظمی صاحب شاہ ولی اللہ اور شاہ عبدالرحیم کے اقوال پیش کر کے لکھتے ہیں مولانا محمد یار پر کفر کا فتویٰ لگانے والے آنکھیں کھول کر دیکھیں کہ شاہ ولی اللہ اور ان کے والد ماجد دو موجود حقیقی جاننے کو کفر حقیقی فرما رہے ہیں۔

الحاصل مولانا محمد یار صاحب کے اشعار کا مبنی مسئلہ وحدۃ الوجود ہے۔ اگر وحدۃ الوجود کو شرکیہ عقیدہ کہا جائے تو تمام مشائخ دیوبند کافر و مشرک قرار پائیں گے کیونکہ وہ سب وحدۃ الوجود پر متشدد ہیں...... نتیجہ ظاہر ہے کہ مولانا محمد یار صاحب کا دامن اس مسئلہ میں ایسے اکابر امت کے ساتھ وابستہ ہے کہ جن کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کے سواء کوئی چارہ نہیں۔ (دیوان

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

محمدی ص ۱۹ تا ۲۳)

محمد یار گڑھی والے خواجہ غلام فرید کے خلیفہ ہیں۔ انہوں نے دیوان محمدی میں وحدت الوجود کو کھول کر بیان کرتے ہوئے صاف لفظوں میں محمد کو خدا کہا ہے۔ علامہ کاظمی نے دیوبندی اکابرین کے حوالے دے کر ثابت کیا کہ علمائے دیوبند کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ بتایئے محمد کو خدا کہنے والے اہلِ سنت ہو سکتے ہیں؟

﴿فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ﴾ (الحشر: ۲)

شاہ ولی اللہ صاحب کے والد ماجد شاہ عبد الرحیم صاحب کی فنائے کلی بھی ملاحظہ فرمائیں۔

"والد گرامی فرماتے تھے کہ اوقات عزیز میں سے ایک وقت فنائے کلی اور غیبت تامہ میسر ہوئی تو دیکھا کہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ میرے فلاں بندے کو ڈھونڈ لاؤ۔ زمین میں تلاش کیا نہ ملا، آسمان چھان مارا نہ ملا، بہشت میں

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

تلاش کیا نہ پایا۔ اس پر حق سبحانہ وتعالیٰ نے فرشتوں کو خطاب کیا کہ جو مجھ میں فنا ہوا وہ نہ آسمانوں میں ملے گا، نہ زمینوں میں اور نہ ہی بہشت میں۔" (انفاس العارفین از شاہ ولی اللہ دہلوی)

یقیناً صحابہ، تابعین اور آئمہ اہل سنت ایسے عقیدوں سے بری تھے۔ یہ عقیدے ابن عربی اور اس کے مقلدین کے ہیں۔ ایسے ہی عقائد کی بناء پر شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے ابن عربی کو کافر کہا۔ ایسے نظریات کے حاملین اہل سنت والجماعت نہیں ہو سکتے۔

مقام نبوت اور اکابرین علماء دیوبند:

علماء دیوبند نے یہ نظریہ پیش کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی نبوت بالذات ہے اور باقی تمام انبیاء کی نبوت بالعرض ہے۔ اس لئے اصل میں نبی آپ ہیں اور دوسرے انبیاء علیھم السلام اصل سے نہیں بلکہ آپ کے فیض سے نبی ہیں بلکہ آپ کا فیض اپنی امت

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

تک پہنچانے میں صرف ذریعہ اور واسطہ ہیں۔ جناب قاسم نانوتوی صاحب لکھتے ہیں۔

"اب سنئے وصف نبوت میں یہی تقسیم ہے، کہیں نبوت ذاتی ہے اور کہیں عرضی ہے۔ سو رسول اللہ ﷺ کی نبوت تو ذاتی ہے اور آپ کے سوا اور انبیاء علیھم السلام کی نبوت عرضی ہے۔" (آبِ حیات)۔ ایک اور جگہ لکھتے ہیں۔ "سارے انبیاء آپ کی ذات سے فیض لے کر اپنی امتوں تک پہنچاتے ہیں۔ غرض بیچ میں واسطہ فیض ہیں۔ مستقل بالذات نہیں ہیں۔ ان سارے انبیاء میں جو کچھ ہے وہ ظل اور عکس محمدی ہے ان کا کوئی ذاتی کمال نہیں ہے۔" (تحذیر الناس)

حسین احمد مدنی صاحب تحریر کرتے ہیں۔ "اب اس کے مقابلے میں ہمارے حضرات (اکابر علمائے دیوبند) ذات حضور پرنور علیہ السلام کو ہمیشہ سے اور ہمیشہ تک واسطہ فیوضاتِ الہیہ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اعتقاد کیئے ہوئے بیٹھے ہیں۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ ازل سے اب تک جو رحمتیں عالم پر ہوئی ہیں اور ہوں گی۔ عام ہے کہ وہ نعمت وجود کی ہو یا اور کسی قسم کی ان سب میں آپ کی ذات پاک اسی طرح واقع ہوئی ہے کہ جیسے آفتاب سے نور چاند میں آیا ہو اور چاند سے نور ہزاروں آئینوں میں۔ غرض کہ حقیقت محمدیہ واسطہ جملہ کمالات عالم و عالمیان ہیں۔ (الشہاب الثاقب) قاری طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند فلسفہ نانوتوی کے شارح اور عقائد علماء دیوبند کے ترجمان تحریر کرتے ہیں۔

"آپ کا اصل امتیازی وصف یہ ہے کہ آپ نور نبوت میں سب انبیاء کے مربی، ان کے حق میں مصدرِ فیض اور ان کے انوارِ کمال کی اصل ہیں۔ اس لئے اصل میں نبی آپ ہیں اور دوسرے انبیاء اصل سے نہیں بلکہ آپ کے فیض سے نبی ہیں۔ پس آپ ان سب حضرات انبیاء کے حق میں مربی اور اصل نور ثابت

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنے آپ کو نبی امت ہی نہیں بلکہ نبی الانبیاء بھی فرمایا ہے...... حضور کی شان محض نبوت ہی نہیں نکلتی بلکہ نبوت بخش بھی نکلتی ہے کہ جو بھی نبوت کی استعداد پایا ہوا فرد آپ کے سامنے آیا نبی ہو گیا۔" (آفتاب نبوت از قاری طیب)

صحابہ، تابعین اور آئمہ اہل سنت کے ہاں نبوت بالذات نبوت بالعرض اور حقیقت محمدیہ جیسی اصطلاحات موجود نہیں ہیں۔ یہ ابن عربی کے نظریات ہیں۔ سوچئے ابنِ عربی کی پیروی میں مقام نبوت کو تبدیل کرنے کے باوجود کیا یہ علماء دیوبند اہل سنت والجماعت کہلوا سکتے ہیں؟ اناللہ وانا الیہ راجعون.

نبوت ذاتی کے قائل ہونے کی بناء پر خاتم النبین کا مفہوم بھی تبدیل کر دیا گیا۔ قاری طیب صاحب لکھتے ہیں۔

"نور نبوت آپ ہی سے اور آپ ہی پر لوٹ کر ختم ہو گیا اور یہی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

شان خاتم کی ہوتی ہے کہ اسی سے اس کے وصف خاص کی ابتداء بھی ہوتی ہے اور اسی پر انتہاء بھی ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہم آپ کو وصف نبوت کے لحاظ سے صرف نبی ہی نہیں کہیں گے۔ خاتم النبین کہیں گے کہ آپ ہی پر تمام انوار نبوت کی انتہاء ہے جس سے آپ منتہائے نبوت ہیں۔ آپ ہی سے نبوت چلتی ہے اور آخر کار آپ پر ہی عود کر آتی ہے۔" (آفتاب نبوت از قاری طیب)

قاسم نانوتوی صاحب لکھتے ہیں۔ "غرض: اختتام اگر باین معنی تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گزشتہ سے خاص نہ ہوگا بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔ (تحذیر الناس)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں۔ "اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔

(تحذیر الناس)

المہند جو علماء دیوبند کے عقائد میں مشہور کتاب ہے اور ایسی مستند ہے کہ اس پر اکابر علمائے دیوبند کی تصدیقات بھی درج ہیں۔ اس میں ختم نبوت کے بارے میں اکابر علماء دیوبند کا عقیدہ یوں درج ہے۔ "مولانا نانوتوی نے اپنی دقتِ نظر سے اپنے رسالہ "تحذیر الناس" میں ختم نبوت کی اس طرح تشریح فرمائی۔"

خاتمیت ایک جنس ہے جس کے تحت دو نوع داخل ہیں۔

۱۔ ایک خاتمیت باعتبار زمانہ کہ آپ کی نبوت کا زمانہ تمام نبیوں کی نبوت کے زمانہ سے مؤخر ہے۔ آپ بحیثیتِ زمانہ سب کی نبوت کے خاتم ہیں۔

۲۔ دوسری خاتمیت بطور ذات جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی نبوت ایسی ہے جس پر تمام نبیوں کی نبوت ختم ہوتی ہے۔ جس

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

طرح آپ زمانہ کے اعتبار سے خاتم النبین ہیں اسی طرح نبوت بالذات کے طور پر بھی خاتم النبین ہیں کیونکہ جو چیز بالغرض ہوتی ہے وہ بالذات پر ختم ہو جاتی ہے۔ اس سے آگے سلسلہ نہیں چل سکتا۔ آپ کی نبوت بالذات ہے اور باقی تمام انبیاء کی نبوت بالعرض۔ اسی لئے سارے نبیوں کی نبوت آپ کی نبوت کے واسطے سے ہے۔

اس دقیق مضمون میں جس طرح جلالت و عظمت نبوی کا بیان ہے یہ مولانا نانوتوی کا مکاشفہ ہے۔ یہ وہی تحقیق ہے جس طرح ہمارے محققین شیخ عبد القدوس گنگوہی، شیخ اکبر ابن عربی اور علامہ تقی سبکی نے تحقیق فرمائی ہے۔ ہمارے خیال میں یہ تحقیق ایسی ہے کہ بہت سے علمائے متقدمین بھی اس کا ادراک نہ کر سکے۔ (المہند بہ عقائد علمائے دیوبند)

اس عبارت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ان عقائد کا ماخذ صحابہ اور

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

آئمہ اہلِ سنت نہیں بلکہ ابنِ عربی اور اس کے مقلدین ہیں۔ ایسے عقائد رکھنے والے علماءِ دیوبند کو اہلِ سنت کیسے مانا جا سکتا ہے ؟

اگر ہر نبی علیہ السلام نے آپ ﷺ سے فیض لے کر اپنی امتوں تک پہنچایا تو قرآن حکیم کی اس آیت کا کیا مطلب ہے۔

﴿وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ﴾ (النساء : ۱۶۴)

اور ایسے رسول ہیں جن کا حال ہم نے آپ سے بیان نہیں کیا۔

جب آپ بعض رسولوں کے حالات سے ناواقف تھے تو پھر آپ کی نبوت بالذات کیسے ہوئی اور انہوں نے آپ سے فیض کیسے پایا؟

اگر آپ کو آدم علیہ السلام سے پہلے نبوت مل گئی تھی تو قرآنِ عظیم کے نزول سے پہلے آپ ایمان کی تفصیلات سے ناواقف کیوں تھے ؟

﴿وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا مَا كُنْتَ تَدْرِىْ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

مَا الۡكِتٰبُ وَلَا الۡاِيۡمَانُ﴾(الشوریٰ :۵۲)

"اور اسی طرح ہم نے آپ کی طرف وحی کی۔اس سے قبل آپ کو خبر نہ تھی کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے"۔

یاد رکھئے کہ نبوت بالذات، نبوت بالعرض، حقیقۃ محمدیہ اور وحدۃ الوجود جیسے عقائد صحابہ اور ائمہ اہل سنت کے اندر موجود نہ تھے۔یہ عقائد عجمی سازش کے تحت اسلام میں داخل کر دیئے گئے ہیں۔ ان نظریات کے حاملین "علمائے دیوبند" اہل سنت نہیں ہو سکتے۔

حیات النبی ﷺ :

حیات الانبیاء کے موضوع پر قاسم نانوتوی صاحب کی "آبِ حیات" مشہور کتاب ہے۔ لکھتے ہیں کہ "رسول اللہ ﷺ کی حیات ذاتی اور مومنین کی حیات عرضی ہے۔ موت کے وقت رسول کی حیات ختم نہ ہو گی بلکہ چھپ جائے گی جیسے چراغ کے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اوپر ہانڈی رکھ دی جائے جبکہ مومنین کی حیات عرضی ہے وہ زائل ہو جائے گی جسے چراغ کو بجھا دیا جائے۔ اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں"۔ وجہ اس فرق کی وہی تفاوتِ حیات ہے یعنی حیاتِ نبوی بوجہ ذاتیت قابلِ زوال نہیں اور حیاتِ مومنین بوجہ عرضیت کے قابلِ زوال ہے۔ اس لئے موت کے وقت حیاتِ نبوی زائل نہ ہو گی ہاں مستور ہو جائے گی اور حیاتِ مومنین ساری یا آدھی زائل ہو جائے گی۔ سو در صورت تقابل عدم وملکہ اس استتار حیات میں آپ کی ذات کو تو مثل آفتاب سمجھئے کہ وقت کسوف اوٹ میں حسب مزعوم ہو حکما اس کا نور مستور ہو جاتا ہے زائل نہیں ہوتا یا مثل شمع خیال فرمائیے کہ جب اس کو کسی ہانڈی یا مٹکے میں رکھ کر اوپر سے سرپوش رکھ دیجئے تو اس کا نور بالبدایت مستور ہو جاتا ہے، زائل نہیں ہوتا اور دوبار زوال حیات مومنین کو مثل قمر خیال فرمائیے کہ وقت

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

خسوف اس کا نور نہ اٹل ہو جاتا ہے یا مثل چراغ سمجھئے کہ گل ہونے کے بعد اس میں نور بالکل نہیں رکھتا۔ (آبِ حیات) ایک اور جگہ لکھتے ہیں۔ ''انبیاء علیہم السلام کے اموال میں میراث کا جاری نہ ہونا اور دوسروں کے اموال میں جاری ہونا اس پر شاہد کہ ارواحِ انبیاء علیہم السلام کا ان کے بدن سے اخراج نہیں ہوتا۔ مثل نور چراغ اطراف وجوانب سے سمیٹ لیتے ہیں۔ ان کے سواء دوسروں کی ارواح کو ان کے بدن سے خارج کر دیتے ہیں۔ اس لئے سماع انبیاء علیہم السلام بعد وفات زیادہ تر قرین قیاس ہے اور اسی لئے ان کی زیارت وفات کے بعد بھی ایسی ہے جیسے زندگی میں زندہ کی زیارت ہوا کرتی ہے۔ (جمال قاسمی)

یہ حیات النبی کا عقیدہ علماء دیوبند کے عقائد میں داخل ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ ''آپ اپنی قبر میں زندہ ہیں۔ آپ کی یہ حیات دنیا جیسی ہے، برزخی نہیں ہے۔ (المہند فی عقائد علماء دیوبند)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اخلاق حسین قاسمی صاحب لکھتے ہیں کہ قاری محمد طیب صاحب جو ہمارے اکابر میں سے ہیں محمد قاسم نانوتوی کے علوم معارف کے بہترین مشارح ہیں اس مسئلہ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"حضور کی حیات برزخی ہے مگر اس قدر قوی ہے کہ بلحاظ آثار وہ دنیوی ہی ہے..... یہی وجہ ہے کہ بعد وفات حضور کے ہونٹوں کو حرکت ہوئی۔ جنازہ میں کلام فرمایا اور قبر میں کلام فرمایا جس کو بعض صحابہ نے سنا۔ یہ تو وفات کے بعد فوری بات تھی کہ روح نے جسم کو کلیتہ نہیں چھوڑا لیکن بعد میں تا حشر تک روح کا وہی تعلق بدن سے قائم رہے گا جیسا کہ بعض احادیث سے اجساد انبیاء پر مٹی کا حرام ہونا ثابت ہے۔ اگر ان لبدان میں کوئی روح نہیں ہے تو انہیں گل جانا چاہیئے پھر حیات کا یہ اثر عالم برزخ میں ہے۔ عالمِ دنیا میں یہ ہے کہ ان کے اموال میں میراث جاری نہیں ہوتی۔ نہ صرف عظمت انبیاء کی وجہ سے بلکہ حقیقتاً حیات

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کی وجہ سے کہ وہ بیوہ ہی نہیں ہیں۔ پس انبیاء کی یہ برزخی حیات جسمانی و از قبیل دینوی ہی ہے کہ اجساد میں حس و حرکت بھی ہے۔ تصرف میں عبادت بھی ہے، کلام بھی ہے۔ امت کی طرف توجہ بھی ہے۔ تصرف بھی ہے، بقاء اجسام بھی ہے اور حیاتِ اجسام بھی ہے۔ ان کی آواز ان کانوں میں نہیں آتی اور کلام ان جیسے کانوں میں نہیں پڑتا۔ نیز توجہ الی الامت اور رخ کا پھیرنا ان آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتا۔ سو اس میں ہماری کمزوری اور ضعف کا دخل ہے نہ کہ ان کے آثار موجود نہ ہونے یا قابل وجود نہ ہونے کا۔

(حیات النبی از اخلاق حسین قاسمی ص ۱۳)

بتائیے کیا صحابہ اور ائمہ اہلِ سنت کے یہی عقائد ہیں بلکہ وفاتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت صحابہ کا اجماع ہوا کہ آپ فوت ہو چکے ہیں۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خطبہ کے بعد تو ہر صحابی کی

زبان پر آل عمران کی یہ آیت تھی۔

﴿وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ

اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰی اَعْقَابِكُمْ﴾

"اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو اللہ کے رسول ہیں۔ ان سے پہلے بھی

رسول گزر چکے۔ کیا اگر یہ فوت ہو جائیں یا شہید کر دیئے

جائیں تو تم ایڑیوں کے بل لوٹ جاؤ گے"۔ (آل عمران : ۱۴۴)

بتایئے کیا صحابہ کا اجماع نہ ماننے کے باوجود یہ علماء دیوبند اہل

سنت والجماعت ہو سکتے ہیں؟

حیات النبی کے عقیدے ہی کی بنا پر علماء دیوبند کی کتب میں

ایسے واقعات ملتے ہیں جن سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کی

طرف توجہ کرنا اور تصرف کرنا ثابت ہوتا ہے۔ چند واقعات

ملاحظہ فرمائیں۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

۱۔ سید احمد رفاعی مشہور بزرگ اکابر صوفیہ میں ہیں۔ان کا قصہ مشہور ہے کہ جب ۵۵۵ھ ہجری میں حج سے فارغ ہو کر زیارت کے لئے حاضر ہوئے اور قبر اطہر کے مقابل کھڑے ہوئے تو یہ شعر پڑھے۔

فی حالة البعد روحی کنت أرسلها
تقبل الأرض عنی وهی نائبتی

وهذه دولة الاشباح قد حضرت
فامدد یمینك كي تخطیٰ بها شفتی

ترجمہ :۔ ”دوری کی حالت میں میں اپنی روح کو خدمت اقدس میں بھیجا کرتا تھا وہ میری نائب بن کر آستانہ مبارک چومتی تھی۔اب جسموں کی حاضری کی باری آئی ہے۔اپنا دستِ مبارک عطا کیجئے تاکہ میرے ہونٹ اس کو چومیں۔“

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اس پر قبر شریف سے دست مبارک باہر نکلا اور انھوں نے
اس کو چوما کہا جاتا ہے کہ اس وقت تقریبا نوے ہزار کا مجمع مسجد
نبوی ﷺ میں تھا۔ جنہوں نے اس واقعہ کو دیکھا اور حضور
ﷺ کے دستِ مبارک کی زیارت کی جن میں حضرت محبوب
سبحانی قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی نوراللہ مرقدہ کا نام نامی
بھی ذکر کیا جاتا ہے (فضائل حج از مولوی زکریا صاحب ص ۱۳۱)

۲۔ میں اپنی ماں کے ساتھ حج کو گیا تھا میری ماں وہیں رہ گئی۔
اس کا منہ کالا ہو گیا اور اس کا پیٹ پھول گیا جس سے مجھے اندازہ
ہوا کہ کوئی بہت بڑا سخت گناہ ہوا ہے۔ اس سے میں نے اللہ جل
شانہ کی طرف دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو میں نے دیکھا کہ تہامہ
(حجاز) سے ایک ابر آیا اس سے ایک آدمی ظاہر ہوا۔ اس نے اپنا
مبارک ہاتھ میری ماں کے منہ پر پھیرا جس سے وہ بالکل روشن
ہو گیا اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو ورم بالکل جاتا رہا۔ میں نے ان

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

سے عرض کیا کہ آپ کون ہیں کہ میری اور میری ماں کی مصیبت کو آپ نے دور کیا انہوں نے فرمایا کہ میں تیرا نبی محمد ﷺ ہوں۔(فضائل درود از مولوی زکریا ص ۱۲۱)

۳۔ابن جلاءؒ کہتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ میں حاضر ہوا مجھ پر فاقہ تھا میں قبر شریف کے قریب حاضر ہوا اور عرض کیا حضور ﷺ میں آپ کا مہمان ہوں مجھے کچھ غنودگی سی آگئی تو میں نے حضور ﷺ کی زیارت کی حضور اقدس ﷺ نے مجھے ایک روٹی مرحمت فرمائی۔ میں نے آدھی کھائی اور جب میں جاگا تو آدھی میرے ہاتھ میں تھی۔(وفا)

(فضائل حج از مولوی زکریا صاحب ص ۱۲۸)

کرامات اولیاء اللہ :

اہل سنت والجماعت کے نزدیک اولیاء اللہ کی کرامات یعنی ان کے ہاتھ پر رونما ہونے والے خرق عادت واقعات حق ہیں اور یہ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اللہ کی طرف سے ان کی تکریم و توقیر کے ذیل میں آتے ہیں۔ ا
کے ہاتھوں پر رونما ہونے والے یہ واقعات ان کے اختیار میں
نہیں ہیں بلکہ یہ اللہ کی طرف سے وقوع پذیر ہوتے ہیں۔

ا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کے مہمانوں نے کھا
کھایا۔ جتنا وہ کھانا کھاتے اس سے زیادہ نیچے سے ابھر آتا تھا
کھانا کھانے کے باوجود وہ پہلے سے تین گناہ زیادہ ہو گیا۔ (متفق
علیہ)

۲۔ اسید بن حضیر اور عباد بن بشیر کے ہاتھوں میں لاٹھی تھی
راہ گھپ اندھیری تھی۔ ان کی لاٹھی روشن ہو گئی۔ جس ک
روشنی میں وہ گھر پہنچ گئے۔ (بخاری)

ایسے واقعات تا قیامت اس امت میں ہو سکتے ہیں مگر صوفیا
دیوبند نے کرامات کی آڑ میں شرکیہ واقعات بیان کیے۔ چن
واقعات آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"میرے ایک دوست جو جناب بقیتہ السلف حجتہ الخلف قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین شیخ الکل فی الکل حضرت مولانا حاجی شاہ امداد اللہ صاحب چشتی صابری تھانوی ثم المکی سلمہ اللہ تعالیٰ سے بیعت تھے۔ حج خانہ کعبہ کو تشریف لے جاتے تھے۔ بمبئی سے آگبوٹ میں سوار ہوئے آگبوٹ نے چلتے چلتے ٹکر کھائی اور قریب تھا کہ چکر کھا کر غرق ہو جائے یا دوبارہ ٹکرا کر پاش پاش ہو جائے۔ انہوں نے جب دیکھا کہ اب مرنے کے سوا چارہ نہیں اسی مایوسانہ حالت میں گھبرا کر اپنے پیر روشن ضمیر کی طرف خیال کیا اور عرض کیا کہ اس وقت سے زیادہ کون سا وقت امداد کا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سمیع وبصیر وکارساز مطلق ہے۔ اسی وقت ان کا آگبوٹ غرق سے نکل گیا اور تمام لوگوں کو نجات ملی۔ ادھر تو یہ قصہ پیش آیا اور ادھر اگلے روز مخدوم جہاں اپنے خادم سے بولے ذرا میری کمر دباؤ نہایت درد کرتی ہے۔ خادم نے کمر دباتے دباتے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

پراہن مبارک جو اٹھایا تو دیکھا کہ کمر چھلی ہوئی ہے اور اکثر جگہ
سے کھال اتر گئی ہے۔ پوچھا حضرت یہ کیا بات ہے کمر کیونکر
چھلی۔ فرمایا کچھ نہیں پھر پوچھا آپ خاموش رہے۔ تیسرے
مرتبہ پھر دریافت کیا حضرت یہ تو کہیں رگڑ لگی ہے اور آپ تو
کہیں تشریف بھی نہیں لے گئے۔ فرمایا کہ ایک آگبوٹ ڈوبا جاتا
تھا اس میں ایک تمہارا دینی سلسلے کا بھائی تھا اس کی گریہ وزاری
نے مجھے بے چین کر دیا۔ آگبوٹ کو کمر کا سہارا دے کر اوپر کو
اٹھایا جب آگے چلا اور بندگانِ خدا کو نجات ملی اس سے چھل گئی
ہو گی اور اسی وجہ سے درد ہے مگر اس کا ذکر نہ کرنا۔" (کرامات
امدادیہ از اشرف علی تھانوی صاحب ص ۳۶)

۱۴۔ حکایت نمبر ۲۴: حضرت عم محترم مولانا حبیب الرحمٰن
صاحب مرحوم نے فرمایا کہ مولوی احمد حسن صاحب امروہی اور
مولوی فخر الحسن صاحب گنگوہی میں اہم معاصرانہ چپقلش تھی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اور اس نے بعض حالات کی بناء پر ایک مخاصمہ اور تنازعہ کی صورت اختیار کر لی اور مولانا محمود الحسن صاحب گو اصل جھگڑے میں نہ شریک تھے نہ انھیں اس قسم کے امور سے دلچسپی تھی۔ مگر صورت حال ایسی پیش آئی کہ مولانا بھی بجائے غیر جانبدار رہنے کے کسی ایک جانب جھک گئے اور یہ واقعہ طول پکڑ گیا۔

اسی دوران میں ایک دن علی الصباح بعد نماز فجر مولانا رفیع الدین صاحبؒ نے مولانا محمود الحسن صاحب کو اپنے حجرے میں بلایا (جو دارالعلوم دیوبند میں ہے) مولانا حاضر ہوئے اور بند حجرے کے کواڑ کھول کر اندر داخل ہوئے موسم سخت سردی کا تھا۔ مولانا رفیع الدین صاحبؒ نے فرمایا کہ پہلے یہ میرا روئی کا لبادہ دیکھ لو۔ مولانا نے لبادہ دیکھا تو تر تھا اور خوب بھیگ رہا تھا فرمایا واقعہ یہ ہے کہ ابھی ابھی مولانا نانوتویؒ جسد عنصری کے ساتھ میرے پاس تشریف لائے تھے جس سے ایک دم میں پسینہ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

پسینہ ہو گیا اور میرا لبادہ تربتر ہو گیا اور یہ فرمایا کہ محمود الحسن کو
کہو کہ وہ اس جھگڑے میں نہ پڑے پس میں نے یہ کہنے کے لیے
بلایا ہے مولانا محمود الحسن صاحب نے عرض کیا کہ حضرت میں
آپ کے ہاتھ پر توبہ کرتا ہوں اس کے بعد میں اس قصہ میں کچھ
نہ بولوں گا۔" (ارواح ثلاثہ از اشرف علی تھانوی صاحب
ص ۲٦۱)

حکایت ۳٦٦، فرمایا کہ مولوی معین الدین صاحب حضرت
مولانا یعقوب صاحب کے بڑے صاحبزادے تھے وہ حضرت
مولانا کی ایک کرامت (جو بعد از وفات واقع ہوئی) بیان فرماتے
تھے کہ ایک مرتبہ ہمارے نانوتہ میں جاڑا کی بہت کثرت
ہوئی۔ سو جو شخص مولانا کی قبر سے مٹی لے جاکر باندھ لیتا اسے
آرام ہو جاتا۔ بس اس کثرت سے مٹی لے گئے کہ جب بھی قبر پر
مٹی ڈلواؤں تب ہی ختم، کئی مرتبہ ڈال چکا۔ پریشان ہو کر ایک

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

دفعہ مولانا کی قبر پر جا کر کہا (یہ صاحبزادے بہت تیز مزاج تھے)۔ آپ کی کرامت ہو گئی اور ہماری مصیبت ہو گئی یاد رکھو کہ اگر اب کے دوبارہ ایسا ہوا تو ہم مٹی نہ ڈالیں گے ایسے پڑے رہیو۔ لوگ جوتا پہنے تمہارے اوپر ایسے ہی چلیں گے۔

بس اسی دن سے پھر کسی کو آرام نہ ہوا جیسے شہرت آرام کی ہوئی تھی ویسے ہی یہ شہرت ہو گئی کہ اب آرام نہیں ہوتا پھر لوگوں نے مٹی لے جانا بند کر دیا۔" (ارواح ثلاثہ از اشرف علی تھانوی صاحب ص ۳۲۹)

سوچیے! جب قبر میں بے جان لاش ہے تو صاحبزادے نے کس کو خطاب کیا تھا؟ قبر کی مٹی سے شفا کیسے آسکتی ہے۔؟

کہیں بریلوی عالم ارشد القادری کی یہ بات درست تو نہیں ؟

"دنیا سے اگر انصاف رخصت نہیں ہو گیا ہے تو اہل انصاف اس کا ضرور فیصلہ کریں گے کہ جب اپنے وفات یافتہ بزرگوں

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کے بارے میں اہل توحید کا عقیدہ ہے کہ وہ زندہ ہیں صاحبِ اختیار ہیں اور ہر طرح کے تصرف کی قدرت رکھتے ہیں تو انبیاء و اولیاء کے بارے میں اسی عقیدے کے سوال پر سو برس سے وہ ہمارے ساتھ کیوں بر سرِ پیکار ہیں کیوں ان کا پریس زہر اگلتا ہے کیوں ان کے خطیب ہم پر آگ برساتے ہیں کیوں ہمیں وہ گور پرست، قبر پجو اور شرک کے الزام سے مطعون کرتے ہیں۔

مجھے یقین ہے کہ آج نہیں تو کل ان کے نمائشی اسلام اور مصنوعی توحید پرستی کا طلسم ٹوٹ کر رہے گا۔ باخبر دنیا کو زیادہ دنوں تک وہ دھوکے میں نہیں رکھ سکتے۔" (زلزلہ از ارشد القادری ص ۱۷۹)

ایسے شرکیہ واقعات کو تسلیم کرنے اور بیان کرنے والے علماء دیوبند اہل سنت والجماعت نہیں ہو سکتے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

تقلید :

جن اعمال پر صحابہ کرام اور سلف صالحین کا اجماع ہو گیا ہے ایک مسلمان ان سے انحراف کا سوچ بھی نہیں سکتا۔

مگر جب کسی صحابی کی بات کے مقابلے میں دوسرا صحابی قولِ رسول پیش کر لے تو سلف صالحین اور آئمہ اہلِ سنت کا طرزِ عمل یہی ہے کہ وہ ہر حال میں قولِ رسول ہی کو ترجیح دیتے ہیں۔ بطورِ مثال امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ کا طرزِ عمل ملاحظہ فرمائیں۔

ا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وہ صحابی ہیں جن سے اللہ کے نبی ﷺ نے قرآن مجید سیکھنے کا حکم دیا۔ فقہ حنفی کے بارے میں احناف یہی دعویٰ کرتے ہیں کہ فقہ کا یہ کھیت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ نے بویا مگر آئمہ احناف کا طرزِ عمل ملاحظہ فرمائیں۔

(ا)۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

سورۃ ص میں سجدہ نہیں کرتے تھے۔ امام محمد نے کہا کہ ہم اس میں سجدہ ضروری خیال کرتے ہیں۔ ہم اس حدیث کو لیتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے۔ (کتاب آلا ثار ص ۲۰۶)

(ب) علقمہ اور اسود بن یزید سے روایت ہے کہ ہم عبداللہ بن مسعود کے پاس کھڑے تھے۔ جب نماز کا وقت آیا تو ہم دونوں ان کے پیچھے کھڑے ہوئے۔ انہوں نے ایک کو دائیں طرف اور دوسرے کو بائیں طرف کھڑا کیا اور خود درمیان میں کھڑے ہوئے۔ جب رکوع کیا تو تطبیق کی یعنی دونوں ہاتھ جوڑ کر گھٹنوں کے درمیان رکھے۔ اور بغیر اذان واقامت کے نماز پڑھائی۔ امام محمد نے کہا کہ ہم ابن مسعود کے قول پر عمل نہیں کرتے۔ (کتاب الا ثار)

معلوم ہوا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جیسے فقیہ صحابی کی ہر بات کی پابندی اہلِ سنت کے آئمہ کے نزدیک ضروری

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

نہیں۔

۲۔ علی رضی اللہ عنہ یومِ عرفہ کی فجر سے تشریق کے آخری دن کی عصر تک تکبیرات کہتے۔امام محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں مگر امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اس کو نہیں لیتے۔(کتاب الاثار)

۳۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب کوئی مرد عرفات سے لوٹنے کے بعد جماع کرے تو ایک جانور ذبح کرے اور باقی حج کے ارکان ادا کرے اور اس پر آئندہ سال حج واجب ہے۔امام محمد نے کہا ہم اس کو نہیں لیتے۔(کتاب الاثار)

۴۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رمضان میں عورتوں کی امامت کرتی تھیں۔امام محمد نے کہا کہ ہمیں پسند نہیں کہ عورت امامت کرے۔(کتاب الآثار)

۵۔ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ علیہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

انہوں نے فقہ حنفی کے کھیت کو کاٹا یعنی فوائد متفرقہ کو جمع کیا۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص شکار کے پیچھے کتا چھوڑے اور بسم اللہ کہنی بھول جائے اور کتا شکار کو پکڑ لے اور مار ڈالے تو اس کا کھانا مکروہ ہے۔ امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے کہا ہم اس کو نہیں لیتے اگر بسم اللہ بھول کر چھوڑ دے تو اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔ (کتاب الاثار نمبر ۸۱۰)

۶۔ امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے کہا کہ خاوند کو زکوٰۃ دینی درست نہیں امام محمد نے کہا کہ ہمارے نزدیک زکوٰۃ دینی درست ہے (کتاب الاثار نمبر ۲۹۲)

مندرجہ بالا حوالہ جات سے آئمہ اہل سنت کا مسلک واضح ہوا کہ وہ واحد ہستی جس کی ہر بات بلا چون وچرا تسلیم کی جائے گی وہ صرف محمد ﷺ کی ذات ہے۔ ان کے علاوہ ہر کسی کی بات قبول

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بھی کی جا سکتی ہے اور رد بھی۔ چاہے وہ بات صحابی رسول ہی کی کیوں نہ ہو۔ جب وہ نبی کے قول و فعل و تقریر کے مخالف ہو۔

مگر علماء دیوبند نے اہلِ سنت کے معروف راستے کو چھوڑا۔ فقہ حنفی کے نام پر چند کتابوں (ہدایہ ' قدوری کنز وغیرہ) کو اختیار کیا۔ اس فقہ میں بعض مسائل امام ابو حنیفہؒ کے، بعض امام محمد اور ابو یوسف کے اور بعض امام حسن اور امام زفر کے اختیار کیے۔ سوال یہ ہے کہ وہ شخصیت کون سی ہے جس نے یہ فیصلہ کیا کہ فلاں مسئلہ میں ابو حنیفہؒ حق پر ہیں اور امام محمدؒ یا زفرؒ سے غلطی ہوئی ہے اور فلاں مسئلہ میں محمد یا امام زفرؒ حق پر ہیں اور امام ابو حنیفہؒ سے غلطی ہوئی ہے۔ دراصل علماء دیوبند اپنے آپ کو غلط منسوب کرتے ہیں۔ یہ اہلِ سنت کے اس مسلک کو جائز نہیں جانتے کہ ایک عالم امام ابو حنیفہؒ کی ایک بات اقرب الی اللہ سمجھتا ہے وہ اسے قبول کر لیتا ہے اور دوسرا مسئلہ امام محمد کا اقرب الی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

السنہ سمجھتا ہے تو اسے لے لیتا ہے اور تیسرا مسئلہ امام محمد اما
بخاری کا قبول کرتا ہے۔ یہ علماء تک کو پابند کرتے ہیں وہ فقہ حنفی
کو مانیں یا فقہ شافعی کو۔ فقہ مالکی کی تقلید کریں یا فقہ حنبلی کی۔
لہٰذا مسلک اہل سنت پر وہی لوگ ہیں جو حق کو سلف صالحین
کے اندر مقید جانتے ہیں مگر کسی ایک امام سے یوں منسلک نہیں
ہوتے کہ دوسرے امام کا بیان کردہ قول رسول بھی قبول نہ
کر سکیں۔ یہی مسلک اہل حدیث ہے لہٰذا اہلِ حدیث ہی اہل
سنت ہیں اور یہی امام ابو حنیفہ ؒ کا مسلک ہے جیسا کہ امام محمدؒ کی
کتاب الآثار سے واضح ہے۔

یقیناً جو لوگ حدیث کے مقابلے میں اپنے مذہب کو ترجیح
دیتے ہیں وہ اہل سنت نہیں ہیں۔

دیوبندی عالم محمود الحسن صاحب کا خیارِ مجلس کے مسئلہ میں
قول ملاحظہ ہو۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

الحق والإنصاف أن الترجيح للشافعی فی ھذہ المسئلة ونحن مقلدون یجب علینا تقلید إمامنا ابی حنیفه (تقریر ترمذی)

حق اور انصاف یہ ہے کہ اس مسئلہ (البیعان بالخیار مالم یتفرقا) میں امام شافعی کو ترجیح حاصل ہے اور چونکہ ہم مقلد ہیں ہم پر اپنے امام ابو حنیفہ کی تقلید واجب ہے۔

ابن نجیم الحنفی شاتم رسول کی سزا کے بارے میں لکھتے ہیں

نفس المؤمن تمیل إلی قول المخالف فی مسئلة السب لکن اتباعاً للمذھب واجب۔ (البحر الرائق ج ۵ ص ۱۲۵)

مسئلہ: شاتم رسول میں مومن کا نفس قولِ مخالف (امام شافعی) کی طرف مائل ہوتا ہے کہ (کافر شاتم رسول کا ذمہ ٹوٹ جاتا ہے) لیکن ہم پر اپنے مذہب کی اتباع ضروری ہے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بتائیے کیا اہلِ سنت کے علماء کا یہی طرزِ عمل ہوتا ہے؟ یہی
وجہ ہے کہ امام اہلِ سنت احمد بن حنبلؒ کہتے ہیں۔

"نہ میری تقلید کرو نہ مالک کی نہ شافعی کی، نہ اوزاعی کی او
نہ ثوری کی، وہاں سے دین حاصل کرو جہاں سے انہوں نے
حاصل کیا۔" (اعلام المؤقعین ج ۲ ص ۲۰۱)

تقلید شخصی کے حق میں علماء احناف جو دلائل پیش کرتے ہیں
وہ نہایت کمزور ہیں۔ ہم ان کے دلائل کو غلط فہمی اور اپنے
جواب کو ازالہ کے عنوان سے پیش کرتے ہیں۔ قارئین کرام
ملاحظہ فرمائیں۔

چونکہ ہمارے ہاں اکثریت احناف کی ہے اس لئے بطور مثال
انہی میں پائی جانے والی اندھی تقلید کو پیش کیا جا رہا ہے۔

غلط فہمی :

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ تابعی اور بہت بڑے عالم تھے۔ انہوں نے صحابہ کرام کو دیکھا، ان سے دین سیکھا۔ لہٰذا امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کی تقلید کرنی چاہیئے۔

ازالہ :

کسی بھی امام یا عالم کی فضیلت اس بات کی دلیل نہیں بن سکتی کہ اس کی تقلید کی جائے۔ اگر ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی فضیلت ہی تقلید کی دلیل ہے تو پھر امام حسن بصری اس کے زیادہ مستحق ہیں کیونکہ امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے چند صحابہ کو دیکھا جب کہ امام حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کی ساری زندگی صحابہؓ کے دور میں گزری، صدہا صحابہ سے مستفید ہوئے۔ اگر فضیلت کی وجہ سے تقلید ضروری ہے تو پھر کسی صحابی کی تقلید کیوں نہ کی جائے مگر صحابی کے فتوے کو ترک کیا جاتا ہے اور حنفی مذہب کے فتوے کو مانا جاتا ہے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ذرا اور اوپر چلیے۔ احناف بھی فضیلت والی ہستی کے متلاشی ہیں اور ہم بھی۔ وہ اس تلاش میں امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ تک پہنچ کر رک جاتے ہیں اور ہم اس تلاش میں اتنے اوپر چلے جاتے ہیں کہ ہمارے سامنے وہ ہستی آ جاتی ہے جس سے افضل نہ کبھی کوئی ہوا ہے اور نہ کبھی ہو گا۔ وہ ہیں اللہ کے برگزیدہ رسول محمد ﷺ۔ اگر فضیلت ہی تقلید کا معیار ہے تو اس کی اطاعت کیوں نہ کی جائے جس سے افضل کوئی نہیں۔

غلط فہمی:

ہم بھی رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں مگر ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی زندگی میں قرآن وحدیث سامنے رکھ کر فقہ کی ایسی تدوین کی کہ لاکھوں مسائل ایک جگہ جمع کر دیئے جو رہتی دنیا تک کام آئیں گے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ازالہ :

سوچئے جو کام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے کیا وہ خود رسول اللہ ﷺ نے کیوں نہ کیا تھا۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے دین کو سو سال بعد ہی امام کی ضرورت پڑ گئی جو زندگی کے بڑھتے ہوئے مسائل کا حل کرے لیکن ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے دین کو ایسے انداز میں پیش کیا کہ ان کے بعد تیرہ سو سال گزر گئے مگر آج تک دوسرے امام کی ضرورت پیش نہیں آئی، وہی امام اور وہی فقہ کام دے رہی ہے۔ کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین نہیں ہے ؟

غلط فہمی :

سب سے پہلے امام ابو حنیفہؒ نے ۱۲۰ھ میں تدوین فقہ کا کام شروع کیا۔ ۴۰ مجتہدین تابعین اور تبع و تابعین کی موجودگی میں

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

فقہ حنفی کی تدوین ہوئی جن میں عربی لغت کے ماہر امام محمد جیسے لوگ شامل ہیں۔ چالیس ہزار احادیث میں سے چار ہزار احادیث احکام کا انتخاب کیا۔ ۱۴۳ھ میں سب سے پہلی حدیث کی کتاب کتاب الآثار مدون ہوئی۔ اس طرح امام ابو حنیفہ کے ہاتھوں تدوین دین ہوئی۔

اس کے مقابلے میں بخاری و مسلم اور کتبِ احادیث کے مصنف تو تبع تابعین بھی نہیں ہیں۔ لہذا ہمارا طریقہ عالی ہے۔

ازالہ :

یہی بات خلاف واقعہ ہے کہ فقہ حنفی کی تدوین ابو حنیفہؒ یا ان کے شاگردوں کے ہاتھوں ہوئی۔

فقہ کی پہلی کتاب قدوری ۴۲۸ھ میں احمد بن محمد بن احمد بغدادی نے لکھی ہے لہذا اصحاح ستہ سے پہلے فقہ حنفی کی تدوین کا دعویٰ ہی جھوٹا ہے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

جن ۴۰ مجتہدین تابعین اور تبع تابعین نے متفقہ فقہ تدوین کی ہے جب بھی ان کے نام اور تاریخ پیدائش کے بارے میں سوال کیا گیا تو سوائے خاموشی کے کوئی جواب نہیں۔

یہ بھی جھوٹ ہے کہ کتاب الآثار میں ۴ ہزار احادیث ہیں۔ اس میں کل روایات ۹۰۰ ہیں جن میں اکثر صحابہ یا تابعین کے اقوال ہیں۔ احادیثِ رسول صرف ۱۰۰ ہیں۔ محمد سعید اینڈ سنز کراچی نے کتاب الآثار شائع کی ہے۔ ہر شخص اس کتاب کے مطالعہ سے صحیح صورتِ حال جان سکتا ہے۔

علاوہ ازیں یہ دعویٰ کہ فقہ حنفی ۴۰ مجتہدین تابعین اور تبع تابعین کی متفقہ کاوش ہے بھی صحیح نہیں۔

کتب فقہ کا مطالعہ کرنے والا ایک ادنیٰ طالب علم بھی جانتا ہے کہ فقہ حنفی کے بنیادی امام ابو حنیفہ، امام محمد، امام زفر اور امام حسن کا ہی کثیر مسائل میں باہمی اختلاف ہے۔ للہذا یہ کہنا کہ فقہ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

حنفی ۴۰ جید مجتہدین تابعین اور تبع تابعین کی متفقہ تدوین ہے غلط ہے۔

کتب فقہ کی بجائے اگر کتاب الآثار ہی کا مطالعہ کیا جائے تو بہت سے مقام پر امام محمد اپنے استاد امام ابو حنیفہ سے اختلاف کرتے ہیں۔ چند روایات ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ علی رضی اللہ عنہ یوم عرفہ کے فجر کی نماز سے تشریق کے آخر دن کی عصر تک تکبیرات کہتے۔ امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں مگر امام ابو حنیفہ اس کو نہیں لیتے۔ (کتاب الآثار ۱۰۵)

۲۔ عمر فاروق رضی اللہ سوار کو مالِ غنیمت کے دو حصہ اور پیدل کو ایک حصہ دینے پر خوش ہوئے۔ امام محمد نے کہا کہ ابو حنیفہ کا یہی قول ہے مگر ہم اس کو نہیں لیتے۔ ہماری رائے ہے کہ سوار کو تین حصے دیئے جائیں۔ (کتاب الآثار نمبر ۸۴۴)

۳۔ ابنِ عباس سے روایت ہے کہ گھوڑے کا گوشت مکروہ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہے۔ امام محمد نے کہا کہ یہی ابو حنیفہ کا قول ہے مگر ہم اس کو نہیں لیتے۔ ہم گھوڑے کے گوشت میں کچھ حرج نہیں دیکھتے۔ اس کے حلال ہونے میں بہت احادیث ہیں۔

اگر یہ ۴۰ مجتہدین کی متفقہ فقہ ہوتی تو اس میں یوں اختلاف نہ ہوتا۔ اگر کتاب الآثار کے ذریعے آئمہ احناف نے تدوین دین کی اور سن ۱۴۰ھ میں یہ دین مدون ہوا تو پھر یہ اتنی نامکمل کیوں ہے۔ اس میں تو نماز کا مکمل طریقہ بھی موجود نہیں۔ لہٰذا کتاب الآثار کو بخاری مسلم پر ترجیح دینا قرین انصاف نہیں۔ یہ دعویٰ بھی غلط ہوا کہ ہماری نماز کا طریقہ خیر القرون میں مرتب ہوا اس لئے اس کی سند متصل عالی ہے۔

غلط فہمی :

فتنہ تاتار میں اسلامی دنیا کی اینٹ سے اینٹ بجا دی گئی بلاد عجم سے لے کر بغداد تک تمام اسلامی مراکز تباہ و برباد کر دیئے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

گئے اس طرح متقدمین کا بہت بڑا علمی ذخیرہ ضائع ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ تیسری چوتھی صدی کے آئمہ احناف کی بیشتر تصانیف اب بالکل نایاب ہو گئی ہیں۔

اسی بنا پر صاحب ہدایہ اور دیگر کتب فقہ کی تخریج کے دوران متاخرین علماء نے یہ تصریح کی کہ ہمیں یہ روایت کتب احادیث میں نہیں ملی۔

ازالہ :

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ (النساء : ۸۰)

"جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی پس تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی۔"

معلوم ہوا اطاعتِ رسول قیامت تک فرض کردی گئی ہے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کیونکہ آپ ﷺ آخری رسول ہیں۔ اس لئے سنت رسول قیامت تک محفوظ رہے گی۔ کسی چیز کی فرضی حیثیت اس کے وجدان کے تحقق سے حاصل ہو سکتی ہے۔ لہذا ان اصولوں کا وجدان (جن کے ذریعے اطاعتِ رسول ممکن ہو سکتی ہے) قیامت تک ضروری و جزو لاینفک کی حیثیت رکھتا ہے۔ فتنہ تاتاری ہو یا کوئی اور دین کو کوئی مٹا نہیں سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ دوسری اور تیسری صدی کی کتب احادیث آج تک محفوظ ہیں۔

کیا علماء دیوبند یہ چاہتے ہیں کہ موجودہ کتبِ احادیث (بخاری مسلم، ابوداؤد وغیرھم) پر عمل نہ کیا جائے کیونکہ ان میں موجود احادیث ان صحیح احادیث کے خلاف ہیں جو آئمہ احناف نے جمع کی ہیں اور آئمہ احناف کی جمع کردہ احادیث آج نایاب ہیں۔

﴿فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ﴾ (الحشر: ۲)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ذخیرہ حدیث سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔

غلط فہمی :

نماز کے بعض مسائل ایسے ہیں جن کا صراحتاً ذکر کتب احادیث میں نہیں ملتا۔ آپ ان پر کس دلیل کی بناء پر عمل کرتے ہیں۔

ا۔امام تعوذ آہستہ کہتا ہے اور مقتدی بھی۔

۲۔امام سری نماز میں آمین آہستہ کہتا ہے اور مقتدی بھی۔

۳۔امام رکوع کی تکبیر آہستہ کہتا ہے اور مقتدی بھی۔

۴۔امام، مقتدی اور منفرد رکوع اور سجود کی تسبیحات آہستہ کہتا ہے۔

ازالہ :

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا :

﴿یَآاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

تُبۡطِلُوۡا اَعۡمَالَکُمۡ﴾ (محمد : ۳۳)

"اے ایمان والو، اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو۔"

رسول اللہ ﷺ بھی جب کوئی بات بیان فرماتے تو اس کو ۳ دفعہ دھراتے یہاں تک کہ وہ سمجھ میں آجاتا۔ (بخاری)

صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ دین براہِ راست رسول اللہ ﷺ سے سیکھا۔ صحابہ سے تابعین اور تابعین سے تبع تابعین نے دین سیکھا۔ اس طرح نسل در نسل یہ طریقہ منتقل ہوا۔ اس دین کا کثیر حصہ ایسا ہے کہ اس پر امت جمع ہے مثلاً دن میں ۵ نمازیں۔ ظہر عصر کی ۴ فرض رکعتیں۔ ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے۔ یہ عمل متواتر یا اجماع سنت تک پہنچنے کا یعنی اطاعتِ رسول کرنے کا یقینی ذریعہ ہے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

غلط فہمی :

احادیث میں اختلاف ہے۔ ایک ایک مسئلہ پر مختلف احادیث موجود ہیں۔ فقہ نے احادیث میں تطبیق دی ہے اس لئے ہم فقہ کو مانتے ہیں۔

ازالہ :

معاملہ بالکل الٹ ہے۔ فقہ علماء کے اقوال و آرا کا مجموعہ ہے۔ اس لئے اس میں بہت اختلاف ہے۔ کسی مسئلے میں امام محمد جو کہتے ہیں امام یوسف اس سے مختلف فتویٰ دیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ ان دونوں سے مختلف رائے کا اظہار کرتے ہیں۔ حالانکہ فقہ حنفی کی بنیاد انہیں تین آئمہ (امام محمد، ابو یوسف اور امام ابو حنیفہ) پر ہے بلکہ بعض مسائل میں خود ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے مختلف اقوال موجود ہیں۔ گھوڑے کے جوٹھے کو ایک روایت میں نجس،

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

دوسری میں مشکوک اور تیسری میں پاک کہا ہے۔ اس کے مقابلے میں احادیث صحیحہ میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اگر بعض روایات میں اختلاف تنوع و اختلاف نسبی محسوس ہوتا ہے تو محدثین نے ان میں خوب تطبیق دی ہے۔

جو علماء احناف احادیث میں اختلاف کا ہواد کھا کر عوام کو فقہ حنفیہ کی طرف راغب کرتے ہیں ان پر یہ مثال صادق آتی ہے۔

"بارش سے بھاگا اور پرنالے کے نیچے کھڑا ہو گیا"

غلط فہمی :

امام ابو حنیفہ کا زمانہ پہلی دوسری صدی کا ہے۔ وہ پائے کے محدث اور فقیہ تھے۔ انہوں نے صحابی رسول انس ؓ سے دین سیکھا۔ بخاری مسلم اور دیگر محدثین بعد میں پیدا ہوئے۔ اگر حنفی مسئلے کے ثبوت میں ان کتب میں احادیث نہیں ہیں تو کیا ہوا؟ ابو حنیفہ نے تو احادیث ہی سے مسائل اخذ کئے تھے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ازالہ :

رسول اللہ ﷺ نے جو احکامات دیئے ہیں اور جیسے زندگی گزاری وہ تمام صحابہؓ کے سامنے تھی۔ صحابہؓ آپ کے نقش قدم پر چلے۔ انسؓ نے وہی احادیث ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کو بیان کیں۔ جو آج بخاری و مسلم اور دیگر کتب میں موجود ہیں۔ کہیں علماء احناف کا یہ دعویٰ تو نہیں کہ ابو حنیفہ کو کسی خفیہ ذریعے سے احادیث ملی تھیں اور ان کے ہم عصر علماء ان سے ناواقف رہے۔ اگر ایسا تھا تو کیا ان کا فرض نہیں تھا کہ وہ خود ان احادیث کو محفوظ کرتے۔ اگر ان کو فقہ کی ترتیب نے فرصت نہیں دی تھی تو ان کے شاگردوں نے دوسرے آئمہ کی بتائی ہوئی احادیث محفوظ کیں۔ مگر اپنے استاد کی بیان کردہ روایات و احادیث کو غیر محفوظ چھوڑ دیا گیا۔ آخر کیوں؟ افسوس رسول اللہ ﷺ کی احادیث ضائع کر دی گئیں اور ان کے امتی ابو حنیفہ کے اقوال

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

محفوظ کر لئے گئے، کیا عقل سلیم اسے تسلیم کرتی ہے؟

غلط فہمی :

ابو حنیفہ تابعی، بہت بڑے عالم اور امام اعظم تھے۔ ان کی باتیں رسول اللہ کی احادیث کے خلاف کیسے ہو سکتی ہیں۔

ازالہ :

اصل بات یہ ہے کہ فقہ حنفی کی کتب نہ تو امام صاحب نے خود لکھیں اور نہ ہی ان کے کسی براہ راست شاگرد نے لکھی ہیں بلکہ فقہ حنفی کی پہلی کتاب ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کی وفات کے تقریباً پونے تین سو سال بعد لکھی گئی۔ کسی بھی مصنف نے امام صاحب تک سند بیان نہیں کی۔ (حالانکہ کتب احادیث میں محدثین نے رسول اللہ تک پوری سند بیان کی ہے) لہٰذا فقہ حنفی کو ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے اقوال کا مجموعہ نہیں مانا جا

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

سکتا۔

ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ ۱۵۰ ہجری میں فوت ہوئے۔ کتب فقہ کے مؤلفین اور سن تالیف ملاحظہ فرمائیں۔

کتاب.......... مؤلف.......... سن تالیف

۱۔ قدوری...... احمد بن محمد بن احمد بغدادی...... ۴۲۸ ہجری

۲۔ ہدایہ...... برہان الدین علی بن ابی بکر...... ۵۹۳ ہجری

۳۔ منیۃ المصلی...... بدر الدین کاشغری...... ۶۰۰ ہجری

۴۔ کنزالدقائق...... عبداللہ بن احمد...... ۷۱۰ ہجری

۵۔ شرح وقایہ...... عبداللہ بن مسعود المحبوبی...... ۷۴۵ ہجری

۶۔ درمختار...... محمد علاء الدین شیخ علی...... ۱۰۷۱ ہجری

۷۔ فتاویٰ عالمگیری...... بحکم اورنگ زیب عالمگیر...... ۱۱۱۸ ہجری

جب یہ کتب اتنے عرصہ بعد لکھی گئیں اور ان میں موجود کسی مسئلہ کی سند بھی ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ تک نہیں پہنچی تو

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ان مسائل کو امام صاحب کا مذہب کیسے قرار دیا جا سکتا ہے۔

ان کتب فقہ میں بہت سے مسائل ایسے ہیں جنہیں دیکھ کر ہر انصاف پسند شخص یہی کہے گا کہ یہ مسائل امام صاحب کے نہیں ہو سکتے چند ایک ملاحظہ فرمائیں۔

فقہ حنفی کے خلافِ عقل و نقل مسائل :

۱۔ کتے کو بسم اللہ پڑھ کر ذبح کیا جائے تو اس کی کھال پاک ہو جاتی ہے۔ (در مختار ج ا ص ۸۹ اور بہشتی زیور)

۲۔ کتے کی کھال کا مصلیٰ اور ڈول بنایا جا سکتا ہے۔ (در مختار ج ا ص ۱۹۲)

۳۔ نکسیر پھوٹ پڑے تو پیشانی اور ناک پر سورۃ فاتحہ کو خون اور پیشاب سے لکھنا جائز ہے۔ (در مختار ا ص ۱۹۴)

۴۔ تشھد پڑھنے کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے اگر کسی کی ہوا

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

خارج ہو جائے تو دوبارہ وضو کرے اور نماز پڑھے اور اگر جان بوجھ کر ہوا خارج کر دے تو نماز پوری ہو گی۔ (قدوری ص ۲۸)

ہر انصاف پسند شخص ایسے مسائل پڑھ کر یہی فیصلہ کرے گا کہ ان کتب کے مصنفین نے ابو حنیفہ کے مسائل جمع نہیں کیے۔ بلکہ اپنی عقلی خزعبلات کے پلندے لکھے ہیں۔ امام صاحب ایسے مسائل بیان نہیں کر سکتے۔

غلط فہمی :

یہ بات تو درست ہے کہ فقہ حنفی ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے ترتیب نہیں دی بلکہ ان کے کافی عرصہ بعد لکھی گئی جن لوگوں نے ان کتب کو لکھا وہ بھی تو جید علماء تھے۔ انہوں نے فقہ کو احادیث کی روشنی میں لکھا ہو گا۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ازالہ :

علامہ ناصر الدین البانی صاحب لکھتے ہیں کہ جس شخص کی سنت مطہرہ پر نظر ہے اور وہ سنت کی تحقیق اور اشاعت میں مشغول رہتا ہے۔ اسے خوب معلوم ہے کہ کتب فقہ ایسے اقوال سے بھری پڑی ہیں۔ جن کو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرنا بھی جائز نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جید حنفی عالم عبدالحیٔ لکھنوی تسلیم کرتے ہیں کہ :

"کتنی کتابیں ایسی ہیں جو جلیل القدر فقہاء کے ہاں قابلِ اعتماد ہیں لیکن ضعیف احادیث سے بھری پڑی ہیں۔ پس ہم غور و فکر کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے کہ اگرچہ ان کتابوں کے مؤلفین نیک تھے لیکن وہ احادیث کے نقل کرنے میں سہل انگار تھے۔ (النافع الکبری لمن یطالع الجامع الصغیر ص ۱۲۲)

ذیل میں ہم بطور مثال ایک موضوع حدیث پیش کرتے ہیں

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

جس کا ذکر کتب فقہ میں موجود ہے۔

جس شخص نے رمضان کے آخری جمعہ میں فرائض کی قضا دی تو اس سے ستر سالوں تک قضا شدہ نمازوں کی تلافی ہو جائے گی۔

ملا علی قاری نے اس حدیث کو بالکل باطل کہا ہے۔ ایک نماز کئی سالوں کی نماز کے قائم مقام کیسے ہو سکتی ہے۔ اگرچہ ہدایہ کے شارحین یا صاحب نہایہ نے اس حدیث کا ذکر کیا ہے مگر اس سے اس کی صحت ثابت نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ لوگ محدثین میں شمار نہیں ہوتے۔ لہٰذا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ حدیث کو محدثین کے حوالے سے ذکر کرے اور کسی حدیث کی صحت یا عدم صحت کے متعلق محدثین کا فیصلہ ہی قابل قبول ہو سکتا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محدثین کا قول ہے کہ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

جب حدیث ضعیف ہو تو اس کو یوں نہ کہنا چاہئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ آپ نے حکم دیا یا آپ ﷺ نے منع فرمایا۔ ضعیف حدیث کو اس طرح بیان کرنا کذب بیانی کے مترادف ہے ۔لیکن افسوس کہ جمہور فقہاء اس قاعدے کی خلاف ورزی کرنے سے نہیں ہچکچاتے۔

غلط فہمی :

اگر ہم امام صاحب کے مذہب کو ترک کریں گے تو امام صاحب کے مذہب کو غلط ماننا پڑے گا اور ایسا ماننا امام صاحب کی توہین ہے۔

ازالہ :

علامہ البانی صاحب فرماتے ہیں کہ یہ وہم بالکل باطل ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب فیصلہ کرنے والا صحیح

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اجتہاد کرتا ہے تو اس کو دُگنا ثواب ملتا ہے اور جب فیصلہ کرنے والے کا اجتہاد غلط ہو تو اس کو ایک ثواب ملتا ہے" (بخاری و مسلم)

جب کہا جاتا ہے کہ فلاں امام کا قول غلط ہے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ غلطی کی وجہ سے وہ ایک ثواب کا حق دار ہے۔ پس کسی کیلئے جائز نہیں کہ امام صاحب کو مطعون کرے۔ وہ لوگ جہالت کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں جو ان کے خلاف زبانِ طعن دراز کرتے ہیں کیونکہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ ان آئمہ میں سے ہیں جنہوں نے دینِ اسلام کی حفاظت کیلئے کوششیں فرمائیں۔ اس لئے ان کا ادب و احترام ضروری ہے۔ اگر انہوں نے قیاس کیا ہے تو ہمارے گمان میں وہ عند اللہ اجر و ثواب کے مستحق ہیں۔ خواہ ان کا قیاس صحیح تھا یا ان سے غلطی ہوئی۔ البتہ جو لوگ امام صاحب کے ان اقوال کو نہیں چھوڑتے جو احادیث

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

صحیحہ کے خلاف ہیں وہ در حقیقت ان کی تعظیم نہیں کرتے نہ ان کے مذہب کی موافقت کرتے ہیں۔ ان کا قول ہے کہ صحیح حدیث میرا مذہب ہے۔ پس نہ تو وہ راہِ صواب پر ہیں جو امام صاحب کے خلاف بے ادبی کے الفاظ استعمال کرتے ہیں، نہ ہی وہ لوگ جو ان کی تقلید کرتے ہیں اور ان کے اقوال کی حمایت میں حدِ اعتدال سے تجاوز کرتے ہیں۔ حق پر وہی لوگ ہیں جو اعتدال کی راہ اختیار کرتے ہیں کیونکہ امام صاحب فرماتے ہیں: ''جب میں ایسی بات کہوں جو کتاب اللہ اور حدیث رسول ﷺ کے خلاف ہو تو میری بات چھوڑ دو۔''

سخت تعجب کی بات ہے کہ جب ان کے امام کا مذہب سنت کے خلاف ہو تو ان کے نزدیک سنت پر چلنا امام صاحب کو مطعون کرنے کے برابر ہے اور سنت کو چھوڑنا امام صاحب کی پیروی کرنا امام صاحب کی تعظیم کے مترادف ہے۔ یہ لوگ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

فراموش کر جاتے ہیں کہ وہ اس موہوم طعن سے بچنے کیلئے اس سے شدید تر طعن میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ اگر کسی امام کی تقلید کرنا ہی امام صاحب کا احترام ہے تو جن آئمہ کی یہ تقلید نہیں کرتے تو کیا وہ ان کے نزدیک قابلِ احترام نہیں؟ پھر یہی فارمولا سنت کی پیروی پر چسپاں کیوں نہیں کرتے کہ رسول اللہ ﷺ کی پیروی ہی آپ ﷺ کا احترام ہے۔ سنت کی مخالفت کی اجازت کیوں دیتے ہیں، اس کے مقابلے میں امام صاحب کی تقلید پر زور کیوں دیتے ہیں؟ حالانکہ امام معصوم نہیں اور انبیاء معصوم ہیں اور انبیاء پر طعن کرنا کفر بھی ہے۔

کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ ان کے نزدیک امام صاحب کی مخالفت طعن کے مترادف ہے لیکن رسول اللہ ﷺ کی مخالفت جس کے طعن ہونے میں کچھ شک نہیں وہ کوئی طعن ہی نہیں۔ (نعوذ باللہ)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

غلط فہمی :

جو لوگ اتباعِ سنت کی رٹ لگاتے ہیں اور تقلید نہیں کرتے وہ دراصل آئمہ کرام کے اجتہادات اور آراء سے فائدہ اٹھانا پسند نہیں کرتے۔

ازالہ :

علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ ہم پر الزام ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم دراصل جس چیز کی طرف بلاتے ہیں وہ یہ ہے کہ سنت کی اتباع کی جائے اور کسی فقہی مذہب کو دین اسلام نہ سمجھا جائے اور نہ اس کو کتاب و سنت کا مقام دیا جائے۔ البتہ جس مسئلہ میں کتاب و سنت خاموش ہو یا کسی مسئلہ کی وضاحت مطلوب ہو تو آئمہ کے اقوال کا مطالعہ کرنا اور ان سے فائدہ اٹھانا ایسے امور ہیں جن کا انکار نہیں ہو سکتا۔ ہمارا اصول ہے کہ ہم

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اس سے فوائد اخذ کرتے ہیں اور دیگر علماء کو بھی رغبت دلاتے ہیں اس لئے کہ کتاب وسنت کے راستے پر چلنے والوں کے لئے اس کے بغیر چارہ کار ہی نہیں۔

لیکن اگر کوئی شخص کتاب وسنت میں غور وفکر نہیں کرتا اور سنت کے مقابلے میں آئمہ کی آراء کو پیش کرتا ہے اور سنن کو اپنے مطمع نظر کے مطابق ڈھالتا ہے تو وہ خود بھی گمراہ ہے اور لوگوں کو بھی گمراہ کرتا ہے۔

غلط فہمی :

اگر ہم امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے مقلد ہیں تو آپ بھی امام بخاری اور امام مسلم کی تقلید کرتے ہو۔ آپکا فعل کیسے جائز ہے ؟

ازالہ :

تقلید نہ تو امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کی جائز ہے اور نہ امام

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بخاری اور امام مسلم کی۔ صرف رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرنی چاہیئے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کے اقوال اور افعال صحابہؓ نے بیان فرمائے جنہیں محدثین نے جمع کیا۔ انہوں نے ایسے اصول حدیث مقرر کیئے کہ کذاب اور دجال لوگوں کی گھڑی ہوئی روایات قول رسول نہ بن سکیں۔ محدثین نے روایات کی باقاعدہ اسناد بیان کیں۔ سند میں آنے والے تمام راویوں کے حالات محفوظ کیئے۔

امام بخاری اور امام مسلم نے ان احادیث کو جمع کیا جن کی صحت پر اجماع تھا۔ ان کتب کی صحت علماء احناف نے بھی تسلیم کی ہے۔ علامہ عینی، احمد علی سہارنپوری، انور شاہ کشمیری اور شبیر احمد عثمانی صاحبان جیسے جید علماء احناف نے بخاری اور مسلم کی روایات کی صحت کو تسلیم کیا ہے۔

امام نسائی فرماتے ہیں کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی صحت پر

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اُمت کا اجماع ہے۔ لہٰذا ہم صرف احادیث صحیحہ کو مانتے ہیں چاہے اس کو بیان کرنے والے امام بخاری ہوں یا امام مسلم۔ امام احمد بن حنبل ہوں یا امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہم۔

اتنا فرق ضرور ہے کہ امام بخاری اور امام مسلم نے کتب احادیث میں اقوال رسول جمع کئے ہیں اور امام ابو حنیفہ نے ایسا نہیں کیا۔

غلط فہمی :

جو شخص علوم عربیہ سے ناواقف ہو کسی مدرسہ سے فارغ التحصیل نہ ہو وہ قرآن و حدیث کو نہیں سمجھ سکتا۔ اس کے لئے تقلید کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

ازالہ :

اگر واقعی تقلید بے علم لوگوں کے لئے تو پھر علماء احناف تو

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

علوم عربیہ سے کما حقہ واقف ہیں، مناظرے کرتے ہیں اپنے موقف کی تائید میں دلائل لاتے ہیں پھر وہ تقلید کیوں کرتے ہیں جیسے ایک بے علم امام ابو حنیفہ کا مقلد ہے ویسے ہی مدرسہ دیوبند کا فارغ التحصیل عالم بھی مقلد ہے۔

سوچئے فقہ حنفی بھی تو عربی زبان میں ہے، اس کو سمجھنے کے لئے بھی علوم عربیہ سے واقفیت ضروری ہے۔ اگر ایک بے علم کسی عالم سے مسئلہ پوچھ کر اس پر عمل کرتا ہے چونکہ عالم اس کو ابو حنیفہ کا قول سنائے گا اس لئے وہ بے علم اس عالم کا مقلد نہ ہوگا بلکہ امام حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کا مقلد ہوگا اسی طرح اگر کوئی بے علم کسی عالم سے حدیث رسول کے مطابق مسئلہ پوچھے تو وہ بھی اس عالم کا مقلد نہ ہوگا بلکہ رسول اللہ کی اطاعت کرنے والا ہوگا۔ کیونکہ عوام کا کسی عالم سے مسئلہ دریافت کرنا تقلید نہیں جیسا کہ کتب فقہ میں ہے۔ "رسول کی بات ماننا، اجماع پر عمل

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کرنا، بے علم کا عالم کے قول پر عمل کرنا، قاضی کا گواہوں کے قول پر عمل کرنا تقلید نہیں ہے کیونکہ ایسا کرنے کی دلیل موجود ہے۔ شرع نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ (مسلم الثبوت جلد ۱ ص ۳۰۵)۔

غلط فہمی :

ہمیں جب کوئی مسئلہ در پیش ہوتا تو پہلے قرآن مجید میں تلاش کرتے ہیں پھر حدیث رسول میں آکر وہاں بھی اس کا حل موجود نہ ہو تو پھر فقہ میں اس کا حل تلاش کیا جاتا ہے۔

ازالہ :

آپ اپنے اس قول پر عمل کیوں نہیں کرتے؟ رسول اللہ ﷺ نے دن میں پانچ نمازیں ادا کیں۔ صحابہؓ نے سیکھیں پھر آپ نماز کے مسائل کے لئے فقہ کی طرف رجوع کر کے نماز

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

حنفی کیوں ادا کرتے ہیں ؟ معلوم ہوا کہ آپ ابو حنیفہ کے مقلد ہیں اور آپ کو ان ہی کی بات ماننی پڑتی ہے کیونکہ تقلید کی تعریف یہ ہے۔

"تقلید یہ ہے کہ کسی دوسرے انسان کے قول و فعل کی پیروی، دلیل میں غور و فکر کے بغیر اس اعتقاد کے ساتھ کی جائے کہ جو کچھ وہ کہتا ہے یا کرتا ہے وہی حق ہے گویا کہ اس مقلد نے اس دوسرے شخص کے قول و فعل کا طوق اپنی گردن میں پہن لیا ہے۔ اور اب وہ اس سے دلیل کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔ (حاشیہ حسامی)

معلوم ہوا کہ مقلد کے لئے مجتہد کا قول ہی دلیل ہوتا ہے۔ سوچئے کیا یہ تقلید شرک فی الاحکام نہیں ہے کیونکہ حکم شرعی صرف اللہ کا حکم ہوتا ہے۔ جو رسول اللہ کے ذریعے لوگوں تک پہنچتا ہے۔ کسی مجتہد کی رائے اللہ کا حکم نہیں ہو سکتی۔ کیا پھر مجتہد

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کی رائے ہی کو حکم شرعی سمجھنا اور اس پر عمل کرنا شرک فی الاحکام نہیں۔

آئمہ کو واجب الاتباع ثابت کرنے کے لئے علماء دیوبند کے شیخ الہند محمود الحسن صاحب نے قرآن مجید میں ایک آیت کا اضافہ کردیا، ملاحظہ فرمائیں۔

"یہ ارشاد ہوا۔ ''فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ۔'' اور ظاہر ہے کہ اولی الامر سے مراد اس آیت میں سوائے انبیاء کرام کے اور کوئی ہیں سو دیکھئے اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرات انبیاء اور جملہ اولی الامر واجب الاتباع ہیں۔ آپ نے آیت فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ۔ (النساء : ۵۹) تو دیکھ لی اور آپ کو اب تک معلوم نہ ہوا کہ جس قرآن میں یہ آیت ہے اسی قرآن میں آیت مذکورہ بالا بھی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

موجود ہے۔(ایضاح الادلہ از محمود الحسن صاحب ص ۹۷)

قرآن مجید میں یہ آیت تو سورۃ النساء میں موجود ہے۔ فردو الی اللہ والرسول ان کنتم تومنون باللہ والیوم الآخر (النساء آیت نمبر ۵۹)

علماء دیوبند بتائیں کہ دوسری آیت۔

((فَاِنۡ تَنَازَعۡتُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ فَرُدُّوۡہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوۡلِ وَاُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ))

کس سورت اور پارہ میں ہے۔ کیا آپ بھی شیعہ حضرات کی طرح قرآن کو ناقص مانتے ہیں؟

اور اگر وہ نہ دکھا سکیں اور یقیناً نہیں دکھا سکتے تو کیا یہ قرآن مجید میں تحریف نہیں ہے؟ تقلید ہی کی بدولت یہ حدیث کی پیروی نہیں کر سکتے۔ چنانچہ شیخ الہند محمود الحسن صاحب لکھتے ہیں۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"اس مسئلہ میں حق امام شافعی کے ساتھ ہے مگر ہم ابو حنیفہ کے مقلد ہیں ہم پر ان کی تقلید واجب ہے لہٰذا ہم انہی کی پیروی کریں گے۔" (تقریر ترمذی ص ۳۹)

غلط فہمی :

آپ کو جو اختلاف نظر آتا ہے یہ اختلاف نقصان دہ نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اختلاف امتی رحمتہ" میری امت کا اختلاف باعث رحمت ہے۔ لہٰذا یہ تمام فرقے حق پر ہیں۔

ازالہ :

علامہ البانی صاحب رقمطراز ہیں کہ علامہ سبکی فرماتے ہیں کہ "اختلاف أمتی رحمة" حدیث نہیں ہے کیونکہ یہ بلا سند ہے۔ یہ حدیث دو مختلف جملوں میں بیان کی جاتی ہے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

۱۔ اختلاف أصحابی لکم رحمة

(میرے صحابہ کا اختلاف تمہارے لئے باعث رحمت ہے)۔

۲۔أصحابی کالنجوم فبأیھم اقتدیتم اھتدیتم

میرے صحابہؓ ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جس کی تم اقتداء کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔

لیکن یہ دونوں احادیث صحیح نہیں ہیں۔ پہلی حدیث سخت کمزور ہے اور دوسری حدیث موضوع (گھڑی ہوئی) ہے۔ علاوہ ازیں یہ قرآن پاک کے مفہوم کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

﴿وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ﴾

”آپس میں جھگڑا نہ کرنا ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہارا رعب ختم ہو جائے گا“۔(الانفال :۴۶)

یہ بھی ارشاد فرمایا :

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"مشرکوں میں نہ ہونا اور نہ ان لوگوں میں سے جنہوں نے اپنے دین میں تفرقہ کیا اور فرقے فرقے ہو گئے۔" (الروم: ۳۱-۳۲)

معلوم ہوا ہے کہ اختلاف کرنا باطل پرست لوگوں کا وطیرہ ہے۔ پس اختلاف کو رحمت کیسے قرار دیا جاسکتا ہے۔ (نمازِ نبوی از علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ)۔

یہاں یہ وضاحت انتہائی ضروری ہے کہ ہماری اس تحریر سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ ہم ہر دیوبندی کو کافر و مشرک کہتے ہیں۔

اہلِ سنت کے آئمہ یہ وضاحت کر چکے ہیں کہ گمراہ گروہ میں مختلف قسم کے لوگ ہوتے ہیں مثلاً۔

ا۔ مجتہد مخطی:

گمراہ فرقوں میں بعض ایسے لوگ بھی ہو سکتے ہیں۔ جو عمداً

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

(جان بوجھ کر) اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت نہیں کرتے بلکہ 'ظاہراً' اور باطناً اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں۔ مگر بعض ایسے امور کا انہیں علم نہ ہوا ہو جنہیں اللہ کے رسول ﷺ لے کے آئے ہیں یا کسی غلط اختیار کے باعث یا تاویل کی بناء پر سنت کے بر عکس ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو خطا (غلطی لگ جانا) اور نسیان (بھول جانا) معاف کر دیا ہے۔ لہٰذا اللہ پر ایمان لانے والا شخص گمراہ فرقے میں شامل ہونے کے باوجود قابلِ مغفرت ہو سکتا ہے۔

۲۔ جاہل قابلِ عذر:

دین کے جلی اور عظیم امور میں جہالت قابلِ عذر نہیں ہے مگر بعض امور ایسے ہیں جن میں جہالت قابلِ عذر ہو سکتی ہے کیونکہ گمراہ فرقوں میں عوام اپنے بزرگوں اور علماء کے بدعت اقوال پر سہارا کرتے ہیں اور گمان یہ رکھتے ہیں کہ ان بزرگوں کے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ان اقوال کی بنیاد قرآن و سنت ہے۔ یہ جاہل سنت کی اس لئے خلاف ورزی کرتے ہیں کہ انہیں علم نہیں ہوتا۔ علم آجانے کے بعد یہ خلافِ سنت افعال سے توبہ کر لیتے ہیں تو ایسے جاہل گمراہ فرقے میں ہونے کے باوجود صرف ناقص ایمان اور مبتدع کہلائیں گے۔ ان کی خطا قابلِ مغفرت ہو سکتی ہے اگر وہ توبۃ نصوحہ کرلیں۔

۳۔ فاسق یعنی نافرمان:

گمراہ فرقوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جو باطناً اور ظاہراً ایمان رکھتے ہیں مگر جہالت اور ظلم کی بناء پر سنت کی مخالفت کرتے ہیں۔ دین کے بعض امور ایسے بھی ہیں جن کی مخالفت کی بناء پر کوئی شخص کافر یا منافق نہیں ہوتا بلکہ فاسق یا عاصی (گنہگار) ٹھہرتا ہے۔ تاویل کی بناء پر اس کی غلطی قابلِ مغفرت ہو سکتی ہے جبکہ وہ اپنے ایمان اور تقویٰ کی بناء پر اللہ سے دوستی اور

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

وفاداری کا رشتہ قائم رکھتا ہو۔

۴۔ گمراہ مشرک :

گمراہ فرقوں میں کافرو مشرک بھی ہیں جو صریحاً کفرو شرک کا عقیدہ رکھتے اور اس کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ ایسے لوگ جو وحدۃ الوجود اور حلول کے قائل ہوئے، بشر کے بارے میں اللہ ہونے کا اعتقاد رکھا۔ مردوں سے رزق کے طلب گار ہوئے۔ بعض لوگوں کو اللہ کے رسول کی اطاعت سے بے نیاز قرار دیا۔ یقیناً کافرو مشرک ہیں۔

معلوم ہوا کہ گمراہ فرقوں میں سے کسی گروہ پر معصیت فسق، کفر یا شرک کا مطلق حکم لگانا درست ہے مگر ان میں شامل ہر شخص کو کافرو مشرک سمجھنا غلط ہے کیونکہ کسی شخص کو متعین کر کے اس پر کفر یا شرک کا حکم لگانے میں چند باتوں کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ا۔ جہالت : کسی شخص کو اس وقت تک کافر نہ کہا جائے گا جب تک اس پر حجت قائم نہ ہو جائے۔ ہو سکتا ہے کہ اس مسئلہ میں آیات واحادیث سے وہ جاہل ہو اور جہالت اس کے لئے عذر بن جائے۔

ب۔ تاویل : اگر کوئی شخص یہ سمجھے کہ دوسری آیات و احادیث کے الٹ ہونے کی بنا پر ان آیات واحادیث کی تاویل کرنا پڑے گی تو ایسے شخص کو متعین کر کے اس پر فتویٰ نہیں لگایا جائے گا اگرچہ اس کے کام کو تو کفر ہی کہا جائے گا۔

ج۔ اکراہ : اگر کوئی شخص مجبور کر دیا جائے کہ وہ کفریہ قول یا فعل کرے تو اس پر بھی فتویٰ نہیں لگایا جائے گا۔

د۔ بلا قصد : بعض اوقات انسان ایسی کفریہ بات کہتا ہے جس کے مفہوم پر اس نے غور نہ کیا ہو۔ بلا قصد وہ کلمات اس کی زبان سے نکلے ہوں تو اس پر بھی فتویٰ نہیں لگایا جائے گا۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

مگر فتویٰ سے پرہیز کرتے ہوئے اہل سنت کے علماء کا فریضہ ہے کہ وہ گمراہ لوگوں کی گمراہی واضح کر کے بیان کریں۔ امت کو ان سے خبردار کریں۔ سنت کو غالب کریں اور مسلمانوں میں اس کی تعلیم و تبلیغ کریں۔ بدعات کو مٹانے کی کوشش کریں کیونکہ مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ اللہ کے دین اور اس کی شریعت کا بیان اور گمراہ فرقوں کی نشاندہی لازم ہے۔ اگر علماء اہل سنت گمراہ لوگوں کے پھیلائے ہوئے شر کو رد نہ کرتے تو آج دین برباد ہو چکا ہوتا۔ لہذا کسی متعین شخص پر فتویٰ لگانا اور مسئلہ ہے اور اس کے شر سے لوگوں کو خبردار کرنا اور بچانا دوسرا معاملہ ہے بلکہ وہ قول جو کتاب و سنت کی رو سے کفر ہو اس کو کفر ہی کہا جائے گا۔ مثلاً صفات الٰہی کی نفی کفر ہے۔ اس بات کا انکار کفر ہے کہ اللہ تعالیٰ آخرت کے دن دیدار کرائے گا۔ اللہ عرش پر ہے۔ قرآن کلام الٰہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اس طرح کے دیگر اقوال بھی کفریہ ہیں۔ اور یہ بھی کہا جائے گا کہ جو شخص قرآن کو مخلوق کہے وہ کافر ہے مگر تکفیر کا مسئلہ ہے تو اس وقت تک اسے کافر نہ کہا جائے گا جب تک اس پر حجت قائم نہ ہو جائے۔ ہو سکتا ہے اس نے اس مسئلہ میں آیات و احادیث سن ہی نہ رکھی ہوں۔ یا سنی ہوں تو اس کے نزدیک وہ پایہ ثبوت کو نہ پہنچی ہوں۔ یا اس کے خیال میں کچھ دوسری دلیلیں ان آیات واحادیث کے الٹ پڑتی ہوں جس کی بناء پر ان کی تاویل ضروری سمجھتا ہو۔ اس قسم کے گمان رکھنے میں چاہے وہ غلطی پر ہی کیوں نہ ہو مگر اسے متعین کر کے حکم نہیں لگایا جائے گا۔

مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ ایسے شخص کو بخوشی نمازوں کا امام مان لیا جائے۔ جس شخص کے عقیدہ و عمل کے بارے میں علم نہ ہو اس مستور الحال کے پیچھے آئمہ اہل سنت نماز

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ادا کرنا اس وقت جائز جانتے ہیں جب تک کسی بدعت یا فسق و فجور کا علم نہ ہو جائے۔

تاہم جب بدعات کی بھرمار ہو تو آئمہ اہلِ سنت کسی شخص کے عقیدہ کے بارے میں علم حاصل کرنے کے بعد ہی اس کے پیچھے نماز ادا کرنا پسند کرتے تھے۔ جیسا کہ امام احمد بن حنبلؒ نے ایک سائل کو کہا، اسی طرح جب امام ابو عمرو عثمان بن مرزق مصر میں تشریف لائے تو مصر میں بدعات اور منکرات کی بھرمار تھی اس وجہ سے انہوں نے اپنے عقیدت مندوں کو کہا کہ جب تک کسی کے عقیدہ کے بارے میں معلوم نہ ہو اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔

یہ سب کچھ احتیاطاً اور استحباباً ہی ہے کیونکہ مستور الحال کے پیچھے نماز درست ہے، مگر مستور الحال کو بنیاد بنا کر گمراہ مشرکوں، درگاہوں، آستانوں اور پیروں کے پجاری مُردوں کی عبادت

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کرنے والے، حلولیہ اتحادیہ اور وحدۃ الوجود کے قائل اور نبی اکرم ﷺ کے مقابلے میں پیروں، فقیروں اور اماموں کی اطاعت کے داعیوں کے پیچھے نمازیں ادا کرنا حرام ہے۔ آئمہ اہل سنت ان کو مرتدین میں شمار کر کے انہیں واجب القتل قرار دیتے ہیں۔ اللہ ہمیں اہل سنت کے منہج کو سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور افراط و تفریط سے نکال کی صراطِ مستقیم پہ چلائے۔ (آمین)

وما علينا الا البلاغ

هل علماء الفرقة الديوبندية من أهل السنة والجماعة ؟

إعداد : قسم الترجمة بالمكتب

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالسلي
ص.ب ١٤١٩ الرياض ١١٤٣١ هاتف ٢٤١٤٤٨٨ ـ ٢٤١٠٦١٥ ناسوخ ٢٤١١٧٣٣

أردو

٧